ولقد نصرکم الله ببدر و انتم اذلة

بسم الله الرحمن الرحیم نحمده ونصلی علی رسوله الکریم

سبحان الذی اسری بعبده لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

قیمت پیشگی ے / مابعد للعہ

آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۸۸ | ای جہان منتظر خوش باش کآمد گلستان

۱۰ ربیع الثانی ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۳ - مئی ۱۹۰۷ء

دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی الله عنہ | چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی

جلد (۶) — نمبر (۱۹) ۲۱

قیمت از غربا و طلبا و دیگر مذاہب ۱۲ / عا

گورنمنٹ عنہ ۲۰

قیمت بڑے براہ انڈلقہ للعہ

قیمت از معاونین ے

قادیان مین عا / ۱۲

قیمت فی پرچہ ۲ /

دس شرائط بیعت

اول - بیعت کننده سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئنده اسوقت تک کہ قبر مین داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹھہ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقون سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشون کیوقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی الله علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے الله تعالے کے احسانون کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزه اپنا ورد بنائیگا - چہارم یہ کہ عام خلق الله کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھہ سے نہ کسی اور طرح سے - پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر نعمت و بلا مین الله تعالے کے ساتھہ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھہ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا - ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرلیگا اور قال الله اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راه مین دستور العمل قرار دیگا - ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوة کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا - ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردیٔ اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیاده تر عزیز سمجھے گا - نہم - یہ کہ عام خلق الله کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہان تک بس چل سکتا ہی اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فائده پہونچائے گا - دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تاوقت مرگ قائم رہے گا - اور اس عقد اخوت مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہو گا - کہ اس کی نظیر تمام دنیوی رشتون اور ناطون اور تمام خادمانہ حالتون مین پائی نہ جاتی ہو -

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوة والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفیٰ ما را امام و پیشوا

اندرین دین آمده از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
باده عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او با شیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شده سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبرہائے معاد
ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد

آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آن مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاء است

یک قدم دوری ازان عالیجناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اشتہارات

والیان ریاست و گورنمنٹ	عنہ ۲۰
معاونین درجہ اول جنکو علاوه پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہی	صہ /
معاونین درجہ دوم جن کو علاوه پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہی	للعہ
عام قیمت پیشگی	ے /
عام قیمت مابعد	للعہ
قیمت فی پرچہ	۲ /

جو صاحب تاریخ اجرا سے ایکماه کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرین گے ان سے بحساب مابعد لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اسے پندره یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد مین نہین مل سکیگا رسید زر اخبار مین چھاپی جایگی علیحده رسید نہ دیجاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے - تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے - مینیجر

وه الفاظ جنمین حضرت اقدس بیعت لیتی ہین ہاتھہ مین ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہی - اشہدان لا اله الا الله وحده لا شریک له واشہدان محمداً عبده ورسوله ۲ بار آج مین احمد کے ہاتھہ پر ان تمام گناہون سے توبہ کرتا ہون جن مین مین گرفتار تہا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہان تک میری طاقت اور سمجھہ ہی ان تمام گناہون سی بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا - استغفر الله ربی من کل ذنب و اتوب الیه رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانه لا یغفر الذنوب الا انت - ای میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہون کا اقرار کرتا ہون میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہین - آمین - اسکے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کننده اور اسکے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہین -

پنجاب مین بے چینی کے اسباب اور اُس کا انسداد

(وہ تقریر جو راقم ایڈیٹر نے ۱۲- مئی کے مجمع مین کی جس کی رپورٹ اسی اخبار مین دوسری جگہ درج کی گئی ہے)

قُلِ اللّٰھُمَّ مٰلِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِیَدِکَ الْخَیْرُ - اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (عمران ۳)

اے اللہ - ملک کا مالک حقیقی تو تو ہی ہے - تو جسے چاہتا ہے اُسے ملک پر حاکم بنا دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے بے دخل کر دیتا ہے جسے چاہتا ہے اُسے عزت دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے اُسے ذلت دیتا ہے - تیرے ہی ہاتھ مین سب خیر ہے اور تو سب باتون پر قادر ہے - یہ ایک دعا ہے جو کہ ہمین خدا تعالیٰ کے پاک کلام نے سکھلائی ہے یہ دعا کیا ہے پالٹیکس کے متعلق ایک سچے مومن کے دلی خیالات کا نقشہ ہے - جب یہ سب کچھ منشاء ایزدی کے مطابق ہے تو اسی واسطے اطاعت خدا اور اطاعت رسول کے ساتھ ہی اطاعت اولی الامر کا حکم بھی لگایا گیا ہے کہ حکام وقت کی اطاعت کرو - اور اسی کی بنا پر معلم اعلیٰ حضرت محمد مصطفٰے علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ حکم ہے کہ تو حاکم وقت کی اطاعت کر اگرچہ وہ ایک سیاہ حبشی ہو اور اگرچہ تجھے اس سے حق تلفی کا اندیشہ ہو تب بھی بغاوت نہ کر بلکہ اس کی حکومت کا حق اُسے دے اور اپنا حق خدا سے مانگ - یہ کلمات کیسے پاکیزہ اور حکمت سے پُر ہین جہان کہین ان پر عمل کیا گیا ہے وہان امن وامان پورے طور سے قائم ہو گیا ہے - اس پر حضرت مولوی صاحب نے بہت مفصل اور مدلل تقریر فرمائی ہے اس واسطے مجھے کچھ عرض کرنے کی ضرورت نہین - تاریخ دنیا اس امر پر گواہی دے رہی ہے کہ ہر ایک ملک مین مختلف اقوام کی سلطنتین اپنی قوت اور شوکت کے زمانہ مین ایسی زبردست ہوا کرتی تھین کہ کسی کو وہم و گمان نہ ہوتا تھا کہ کبھی یہ سلطنت اس ملک سے اٹھ جائیگی لیکن آخر یہی ثابت ہوا کہ ملک الملک صرف خدا ہی ہے قدیم سے ہند مین پہلے وہ لوگ آباد تھے جن کو اصلی باشندے کہا جاتا ہے جن کو آریون نے مغرب سے آکر نہائیت بے رحمی اور ظلم کے ساتھ ہلاک کیا اور ذلیل کیا - خدا نے آریون کو ان پر مسلط کیا ایسا ہی پھر آریون پر خدا نے افغانون اور مغلون کو مسلط کر دیا اور پھر تھوڑے عرصہ کیواسطے پنجاب پر سکھون کی قوم مسلط رہی اور اس کے بعد خدا کی حکمت کاملہ نے انگریزون کو اس ملک پر مسلط کر دیا آرین لوگ ایران سے آئے تھے اور یہی وجہ ہے کہ وہ آرین کہلائے کیونکہ یہ لفظ ایران کے لفظ کے ساتھ ملتا ہے مگر ہند مین آکر بہت سی لڑائی جھگڑون کے بعد وہ پُرانے باشندون کے ساتھ مل جُل گئے اور ہندو کہلانے لگے جب ان پر مسلمان بادشاہ حکمران ہوئے تو ان کے دانا لوگ حکام وقت کی اطاعت مین داخل ہوئے اور عزت اور آرام کے ساتھ زندگی بسر کرنے لگے اور ایسا ہی انگریزون کے راج کے ہند مین قائم ہو جانے پر انہون نے سلطنت کی خیر خواہی مین اور امن کے ساتھ زندگی گذارنے مین اپنا فایدہ دیکھ کر اس پر عمل کیا اور ہر طرح سے آرام پایا لیکن کوئی چالیس سال کا عرصہ گزرتا ہے کہ ان کے درمیان ایک شخص دیانند نام پیدا ہوا اُس نے بظاہر مذہب کے نام پر اور در اصل پولیٹیکل رنگ مین بہت سے ہندوؤن کے خیالات کا رُخ ایک ایسی طرف پلٹا کہ اُسکے نتیجہ مین آج تمام پنجاب حکومت اور رعایا کے تعلقات کے لحاظ سے خوفناک صورت اختیار کر رہا ہے بہت سے آریہ سماجی سٹوڈنٹ لائف مین اور اس کے بعد پبلک لائف مین دیکھے ہین اور بہت بے تکلفی سے انکے ساتھ رہنے کا اتفاق ہوا ہے ان مین دینی طور پر نیکی اور خدا پرستی کا کوئی میلان ہمنے نہین پایا بلکہ عموماً سبکو ایک پولیٹیکل جوش کا گرویدہ دیکھا ہے مسلمانون کو گالیان دینا تمام انبیاء کے حق مین سخت کلامی کرنا - گورنمنٹ کو بُرا کہنا یہی اُن کا مذہب اور یہی ان کا ایمان اور اسی پر ان کی تمام تقریرون اور تحریرون اور ظاہر اور خفیہ کمیٹیون کا دارومدار ہے چند پُرانے ہندو جنہون نے تمیز کیواسطے اپنا نام سناتن رکھا ہے ان مین ادب اور انکسار پایا جاتا ہے اور وہ اپنی حالت مین اچھے ہین لیکن یہ لوگ جنہون نے ہندو کے لفظ سے بھی نفرت کی ہے اور اپنا نام آرین رکھا ہے ان کا رویہ ایسا ناپاک ہے کہ اگر گورنمنٹ نے انکے لیڈرون کو برٹش قلمرو سے خارج کرنے کی تجویز کی ہے تو بہت ہی عمدہ کیا ہے اور میرے خیال مین خود خارج شدون کو بھی بُرا نہین منانا چاہیئے کیونکہ جب کہ وہ ہند سے ایسے بیزار ہین کہ اس کیطرف منسوب ہو کر ہندو بھی کہلانا نہین چاہتے تو پھر اس مین رہائش رکھنے سے کیا فایدہ - بہتر تو یہی ہے کہ چونکہ وہ آرین کہلانے کے مشتاق ہین انکو اسی کوہ ہندوکش کے راستہ سے جس سے گذر کر وہ آئے تھے واپس ایران ہی پہنچا دیا جاوے اس طرح افغانستان مین سے گزرتے ہوئے انکو ہندی گائیون کے بڑے خیر خواہ امیر صاحب کی سلطنت کا حال بھی نظر آجائے گا اور کوئی جی بھکر سرحد ایران تک پہونچ گیا تو جس پُر امن حکومت کے زیر سایہ رہکر انہون نے ناشکری کی ہے اس کی کچھ قدر بھی انکو باقیماندہ عمرون مین معلوم ہو جائیگی -

خیر یہ تو گورنمنٹ کا کام ہے کہ وہ سوچے کہ انکو کالے پانی بھیجنا چاہیئے یا سُرخ پانی مین - ہمارا مطلب اس وقت اس تقریر مین ان اسباب باطنی اور ظاہری کی طرف اشارہ کرنے سے ہے جنھون نے آریہ کو یہ دن دکھلایا اور اپنی محسن گورنمنٹ کو ان اُمور کی طرف توجہ دلانا ہے جن سے ان خرابیون کا آئندہ کیواسطے انسداد ہو جائے -

اس فساد کا ایک اصل سبب تو حضرت مولوی نورالدین صاحب نہائیت لطیف پیرایہ مین بیان فرما چکے ہین کہ اسکی اصل جڑ ناشکری ہے دوم - جیسا کہ اوپر اشارہ کیا گیا ہے آریون پر اس خرابی کا آنا انکی اس شامت اعمال کیوجہ سے بھی ہے کہ انہون نے خدا تعالیٰ کے پاک انبیاء کی سخت توہین کی اور ہر ایک نبی کو جس کا نام قرآن شریف مین یا بائیبل مین موجود پایا گندے لفظون سے یاد کیا اور باوجود اس کے کہ ان کو بہت سمجھایا گیا وہ باز نہ آئے یہان تک کہ خدا کے اس فرستادہ نے بھی جو کہ اس زمانہ مین تمام انبیاء کا رپریزینٹیٹو (representative) ہے انکو سمجھایا اور نشانات بھی دکھلائے مگر ان کی شوخی دن بدن بڑھتی گئی اور وہ جو انبیاء کا جانشین ہے اور اس زمانہ مین ان کا وارث اس کو خدا کی طرف سے تحریک ہوئی اور اسنے بذریعہ وحی الٰہی پاکر انکی نسبت اس بات کو شائع کیا کہ سیھزم الجمع ویولون الدبر یعنی آریہ مذہب کا انجام یہ ہوگا کہ خدا ان کو شکست دیگا اور آخر وہ آریہ مذہب سے بھاگین گے اور پیٹھ پھیر لین گے اور آخر کالعدم ہو جائین گے یہ الہام کوئی تیس (۳۰) برس کا ہے جو آج پورا ہو رہا ہے اور اس سے پہلے بھی آریون کو کئی ایک نشانات دکھلا کر اس بدعادت سے باز رہنے کی نصیحت کیگئی تھی چنانچہ دیانند کی شرارت جب بڑھ گئی تو اس کی موت کی نسبت بھی پیشگوئی کیگئی کہ خدا تعالیٰ اس موذی کو جلد تر دنیا سے اُٹھائیگا اور ایسا ہی ہوا اور پھر لیکھرام نے مباہلہ کیا اور وہ بھی بموجب پیشگوئی کے مارا گیا ایسا ہی قریب کے ایام کی بات ہے کہ قادیان کے آریون سومراج اور اچھر چند کی بدزبانی جو کہ وہ اپنے اخبار مین جو اسی مطلب کیواسطے نکالا گیا تھا کرتے تھے - تو ان کی نسبت پیشگوئی کی گئی تھی کہ ان کا خاتمہ اب قریب ہے چنانچہ وہ دونون اپریل گزشتہ مین طاعون کیساتھ فی النار ہوئے ان سب سے بڑھکر یہ ہے کہ آریون کی شوخی اور بدزبانی جب حد سے بہت بڑھ گئی تو حضرت مسیح موعود نے خدا تعالیٰ سے الہام پاکر آریون کی نسبت یہ پیشگوئی شائع فرمائی جو کتاب تذکرۃ الشہادتین کے مطبوعہ اکتوبر سنہ ۱۹۰۳ء کے صفحہ ۶۶ مین درج ہے اور اس طرح سے ہے کہ

"وہ مذہب یعنی آریہ مذہب مردہ ہے اس سے مت ڈرو ابھی تم مین سے لاکھون اور کروڑون انسان زندہ ہون گے کہ اس مذہب آریہ کو نابود ہوتے دیکھ لوگے"

ایسا ہی حضرت اقدس نے اپنی کتاب نسیم دعوت مطبوعہ ۲۸ فروری سنہ ۱۹۰۳ء مین لکھا تھا کہ آریہ لوگ "ہر ایک جوش محض قوم اور سوسائیٹی

کے لئے دکھلاتی ہے خدا کی عظمت ان لوگوں کے دلوں مین نہین قادیان کے آریہ خیال کرتے ہین کہ ہم طاعون کے پنجہ سے رہائی یاب ہوگئے ہین مگر کیا یہ بدزبانیان وربے ادبیان خالی جائینگی سنو۔ اے غافلو! ہمارا اور اُن راستبازوں کا تجربہ ہے جو ہم سے پہلے گذر چکے ہین کہ خدا کے پاک رسولوں کی بے ادبی کرنا اچھا نہین۔ خدا کے پاس ہر ایک بدی اور شوخی کی سزا ہے"

پھر حضرت اقدس مرزا صاحب نے اپنی کتاب قادیان کے آریہ اور ہم مین جو کہ اس سال ماہ فروری مین شائع ہوئی یہ پیشگوئی کی تھی کہ "یہ لوگ نبیوں کی تکذیب مین جنکی سچائی سورج کیطرح چمکتی ہے حد سے بڑھ گئے ہین خدا جو اپنے بندوں کے لئے غیرت مند ہے ضرور اس کا فیصلہ کریگا وہ ضرور اپنے پیارے نبیوں کے لئے کوئی ہاتھ دکھلائیگا" پھر اسی رسالہ مین اشعار مین حضرت نے لکھا ہے۔

اک ہین جو پاک بندے اک ہین دلوں کے گندے — جیتینگے صادق آخر حق کا مزا یہی ہے
ان آریوں کا پیشہ ہردم ہے بدزبانی — ویدوں مین آریوں نے شاید پڑھا یہی ہے
پاکوں کو پاک فطرت دیتے نہیں ہین گالی — پران سیہ دلوں کا شیوہ سدا یہی ہے
افسوس سب وتوہین سب کا ہُوا ہے پیشہ — کس کو کہوں کہ ان مین ہرزہ درا یہی ہے
آخر یہ آدمی تھے پھر کیوں ہوئے درندے — کیا جوُن ان کی بگڑی یا خود قضا یہی ہے
جس آریہ کو دیکھین تہذیب سے ہے عاری — کس کس کا نام لیوین ہرسو وبا یہی ہے
نبیوں کی ہتک کرنا اور گالیان بھی دینا — کتوّن سا کھولنا منہ تخم فنا یہی ہے
لیتے ہی جنم اپنا دشمن ہُوا یہ فرقہ — آخر کی کیا امیدین جب ابتدا یہی ہے
دل پھٹ گیا ہمارا تحقیر سنتے سنتے — غم تو بہت ہین دل مین پر جان گزا یہی ہے
دنیا میں گرچہ ہوگی سو قسم کی بُرائی — پاکوں کی ہتک کرنا سب سے بُرا یہی ہے
ہم بد نہین ہین کہتے ان کے مقدسوں کو — تعلیم مین ہماری حُکمِ خدا یہی ہے
پر آریوں کے دین مین گالی بھی ہے عبادت — کہتے ہین سب کو جھوٹے کیا اتقّا یہی ہے
رُکتے نہین ہین ظالم گالی سے ایک دم بھی — ان کا تو شغل و پیشہ صبح و مسا یہی ہے
شرم و حیا نہین ہے آنکھوں مین ان کے ہرگز — وہ بڑھ چکے ہین حد سے اب انتہا یہی ہے
ہمنے ہے جس کو مانا قادر ہے وہ توانا — اس نے ہے کچھہ دکھانا اس سے رجا یہی ہے

پھر ایک اور جگہ اسی رسالہ مین حضرت اقدس لکھتے ہین۔

مرے مالک تو ان کو خود سمجھا ؎ آسمان سے پھر ایک نشان دکھلا

وہ نشان یہی ہے جو کہ اس وقت خدا تعالیٰ دکھا رہا ہے کہ ان لوگوں نے اپنی شامتِ اعمال کیوجہ سے اپنی بدی کو اس قدر بڑھایا کہ ان کے دماغوں مین گورنمنٹ کے برخلاف شور وغل کا کیڑا ان کو بے آرام کرنے لگا اور ایسا بے آرام کیا کہ ان کو ہندوستان سے باہر نکال کر چھوڑا اب تو بڑے مشہور آریہ اخبار پنجاب سماچار کا طرزِ تحریر بھی بدل گیا ہے چنانچہ وہ تازہ پرچے مین لکھتا ہے کہ یہ کلچرڈ پارٹی کی زیادتیوں کا نتیجہ ہے۔

الغرض باطنی رنگ مین آریوں کے اصل زوال اور اس روزِ بد دیکھنے کا سبب یہی ہے کہ ان مین روحانیت نہین اور خدا کے پاک بندوں کو انہوں نے گندی زبان کے ساتھہ یاد کیا لیکن ظاہری رنگ مین ان کی شامتِ اعمال نے گورنمنٹ کے برخلاف منصوبہ بازی کیصورت اختیار کی ہے اور اس کی جڑ بھی دراصل دیانند کی تعلیم اور دیانند کالج کی تربیت ہے لاہور مین اور دوسرے شہروں مین شورش کے درمیان حصہ لینے والے عموماً آریہ مدارس کے طلبا اور آریہ سماجوں کے ممبر ہی ہین گو ممکن ہے کہ کوئی بھولا بھٹکا مسلمان بھی ان کے ساتھہ شامل ہوا ہو۔ مگر ایسے مسلمانوں کی تعداد فی ہزار ایک سے زائد نہ ہوگی۔ اور ایسا شاذ حکم معدوم کا رکھتا ہے پس ہماری رائے مین یہ کیواسطے اس خطرہ کو دور کرنے کے لئے بہتر ہوگا کہ گورنمنٹ کے حکم سے ایسے کالجوں اور مدرسوں کو کچھہ عرصہ کیواسطے بند کردیا جائے جس کی زیرِ تربیت طیار ہوکر طلبا ایسے مفسد اور باغی اور شریر بن جاتے ہین اور دیگر تمام کالج اور مدارس کیواسطے قطعی حکم دیا جاوے کہ کوئی طالب علم جو اس کے جلسوں مین شامل ہوگا وہ کالج اور مدرسہ سے خارج کیا جاویگا کیونکہ آئندہ نسلوں کے درست کرنے کیواسطے اس زمانہ کے نوجوانوں کی اصلاح کی طرف متوجہ ہونا ضروری ہے۔ اور موجودہ جسقدر لیڈران آریہ ہین وہ جتنے ہین سب کے سب کو گرفتار کرلینا چاہیئے۔

چونکہ اس جگہ صاحب پریزیڈنٹ نے سب سے اول اس امر پر مفصل تقریر کردی ہے کہ گورنمنٹ برطانیہ کے کیا کیا احسان ہم پر ہین اور چونکہ اس جگہ زیادہ تر احمدی جماعت کے آدمی ہین۔ جو حضرت اقدس مرزا صاحب کی کتب اور اشتہارات اور عقائد اور اوامر سے آگاہ ہین۔ اس واسطے مجھے اس امر کے متعلق لمبی تقریر کرنے کیضرورت نہین کہ گورنمنٹ برطانیہ کی فرمانبرداری اور دل سے شکرگزاری کے لئے کس قدر تاکیدی احکام حضرت مرزا صاحب شائع کرچکے ہین۔ پریزیڈنٹ صاحب کے بعد حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب نے بھی اپنی تقریر مین کیا سچ فرمایا ہے کہ حضرت اقدس نے جو کچھہ گورنمنٹ کی متعلق آج تک لکھا ہے اگر ایک جگہ جمع کیا جائے تو ایک ضخیم کتاب بنتی ہے حضور کا خاندان ہمیشہ سے گورنمنٹ کی خیرخواہی اور وفاداری مین مشہور ہے چنانچہ غدر ۵۷ء مین آپکے والد صاحب نے پچاس سواروں کی امداد گورنمنٹ کو دی تھی اور اس کے بعد آپنے اپنی ہر ایک تصنیف مین اور تقریر مین گورنمنٹ کی خیرخواہی اور دلی شکرگزاری کی سخت تاکید اپنی جماعت کو کی اور ہم اپنے دلی یقین سے یہ بات کہہ سکتے ہین کہ جس طرح فرقہ احمدیہ کے ممبر گورنمنٹ کی وفاداری اور شکرگزاری اپنا مذہبی فرض سمجھتے ہین اس طرح ہم امید نہین کرتے کہ کوئی اور قوم سمجھتی ہو۔ آریوں کے تو جو خیالات ہین وہ خود آجکل ظاہر ہو ہی رہے ہین۔ ہندو کہتے ہین کہ ابھی کرشن اوتار آنیوالا ہے اور کرشن نے آمدِ اول مین جو جنگ کئے تھے اُن سے ظاہر ہے کہ آمدِ ثانی کے متعلق ان کے خیالات کیا ہوں گے وہ کیا کریگا۔ ہم مسلمانوں کو بھی کسی خونی مہدی کے آنے کا انتظار لگ رہا ہے مگر ہم احمدیوں کا تو یہ حال ہے کہ ہمارا مسیح آچکا ہمارا مہدی آچکا۔ ہمارا کرشن بھی آچکا اس نے صاف حکم دیدیا ہے کہ اب کوئی مذہبی جہاد نہین تم امن کے ساتھہ خدا کی توحید زمین پر پھیلاؤ اور گورنمنٹ انگریزی کا احسان مانو کہ خدا نے وہ تمہارے ہی واسطے اس ملک مین بھیج دی ہے تاکہ دنیا کے متعصب بادشاہوں اور خونخوار امیروں کے ظلم سے تم محفوظ رہو۔

پس مین اس مجلس مین ایک ریزولیوشن پیش کرتا ہوں جو اگرچہ کئی ایک پہلو اپنے اندر رکھتا ہے مگر بحیثیت مجموعی ایک ہی مطلب رکھتا ہے اور وہ یہ ہے۔

(ریزولیوشن اول) کہ یہ مجمع جو حسب ایما حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی معہود اس جگہ قائم ہوا ہے ان لوگوں کے طرز اور چلن کو نہایت نفرت اور حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے جو کہ گورنمنٹ کے برخلاف شورش مچاتے اور جلسے کرتے اور فساد پھیلاتے ہین اور ان کے فعل و قول سے بریّت اور بیزاری ظاہر کرتا ہے اور گورنمنٹ کے اس فعل کو نظرِ تحسین سے دیکھتا ہے کہ گورنمنٹ نے بہت سے تحمل و صبر کے بعد امنِ عام کو قائم رکھنے کی خاطر ان مفسدوں کے بعض لیڈروں کو گرفتار کرکے ہتھکڑی لگا کر قید کیا ہے یا انکو جلاوطن ہونے کا حکم دیا ہے اور یہ مجمع بلحاظ اس امر کے کہ وہ احمدیہ فرقہ کے ہیڈکوارٹر مین قائم ہوا ہے ہندوستان بھر مین احمدی جماعت کے ممبروں کے حق مین دعائے خیر کرتا ہے کہ جنہوں نے اپنے امام کے حکم کی فرمانبرداری مین بالاتفاق ہر جگہ ایسے مفسدوں کے ساتھہ شامل ہونے سے پرہیز کی اور گورنمنٹ کی فرمانبرداری مین ایسے ہی ثابت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

برکت بی بی اہلیہ عنایت اللہ صاحب - مقام کنجاہ ضلع گجرات
محمد عمر صاحب ہیڈ کنسٹبل پولیس نیلی کوٹھی منصوری
سید محمد حسین صاحب گٹھالیان ستراہ پسرور
چودہری ولی داد صاحب کہیوہ باجوہ کلاس والہ ضلع سیالکوٹ
حسن محمد صاحب " " " " "
مسمات جیوان معرفت مستری حسن دین راولپنڈی
محمد حسن صاحب داخلی جہان ضلع اٹک
عبد الغنی صاحب محلہ کٹرہ بجے پال کی منڈی ضلع الٰہ آباد
محمد اکبر صاحب رسول - گجرات
کریم - شادیوال خورد گجرات
حسین " " "
محمد حسین صاحب ساہووال گجرات
منشی نذر احمد صاحب محرر ہوم منسٹر سری نگر
اہلیہ روڑا ولد ماگی ارائین اراضی یعقوب سیالکوٹ

ڈائری

القول الطیب

۱۸ مئی سنہ ۱۹۰۶ - ظہر - فرمایا - مین نے خواب مین دیکھا تھا کہ بادل چڑھا ہے مین ڈرا ہون مگر کسی نے کہا کہ تمہارے لئے مبارک ہے - قرآن کریم سے بھی ثابت ہے کہ عذاب کو بادل کے رنگ مین دکھایا جاتا ہے یہ لوگ نشان پر نشان دیکھتے ہین مگر کچھ پرواہ نہین کرتے یاد رکھو اللہ تعالےٰ اپنے فعل کو عبث نہین جانے دیگا جو اس کے فعل کو عملی رنگ مین عبث قرار دیتے ہین وہ ضرور پکڑے جاوین گے -

موسےٰ کے زمانہ کی طرح ایک نشان سے بڑھکر دوسرا نشان دکھایا جاتا ہے مگر ان کی فرعونیت فرعون سے بھی بڑھ گئی - اپنی تدبیرون پر بھروسہ رکھتے ہین مگر دیکھو کیسی اُلٹی منہ پر پڑتی ہے - رائے ظاہر کی کہ طاعون اب رو بہ کمی ہے اس کا کیڑا مر چکا ہے مگر دیکھو کہ اس سال تمام پچھلے سالون سے بڑھکر مری پڑی اور آئندہ دیکھئے کیا ہوتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ اس سے بھی بڑھکر پڑے گی -

بعض عیسائیون کی درخواستون کا تذکرہ تھا جو ضلالت کے ظلمات سے نکل کر ہدایت کے نور مین آنا چاہتے ہین - فرمایا کسی کی غرض دین ہو تو اللہ تعالےٰ اس کے لئے سب سامان مہیا کر دیتا ہے بیکار لوگ جو کسی کام کے نہ ہون صرف کہانے پینے اور روپیہ جمع کرنے کے فکر مین ہون ان کا انجام اچھا نہین ہوتا - ایسے لوگ بعد مین تکلیف دہ ثابت ہوتے ہین -

نادان دہریہ

لاہور کا دہریہ اپنے اخبار جیون تت مین مختلف حوادث سماوی اور طاعون سے بعض جگہ آدمیون کے تلف ہونے پر خدا تعالےٰ کی صفت رحیمیت پر اعتراض کرتا ہے اور نادان کو اتنا خیال نہین آتا کہ گورنمنٹ کسی بدمعاش کو جیل خانہ بھیجتی ہے یا کسی مجرم کو پھانسی کا حکم دیتی ہے تو کیا کبھی کسی دانا نے گورنمنٹ کو ظالم یا بے رحم قرار دیا ہے - ظالم کو اس کے ظلم کی سزا دینا خود رحم ہے کیا نادان دہریہ کے نزدیک جیل کے داروغے اور سشن کورٹ کے جج سب ظالم اور سفاک ہین اور یہ محکمات سب بند کر دینے چاہئین -

کیا اہل فقہ حدیث کی قدر کرین گے

اخبار اہل فقہ مین ایک غزل چھپی ہے جس مین لکھا ہے کہ مرزائی کو " ہو نہین سکتی میسر نعمت خلان حدیث"

خیر - مرزائیون کو تو ہو سکتی ہے یا نہین - مگر مین اہل فقہ کی خدمت مین چند حدیثین پیش کر کے دریافت کرتا ہون کہ انکو اس نعمت سے کیا کچھ حاصل ہوا ہے -

اول - عن ابی ھریرۃ قال فیما اعلم عن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان اللّٰہ یبعث لھذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث سے ایک یہ بھی مجھے معلوم ہو کہ اللہ تعالیٰ اس امت کے لئے ہر صدی کے سر پر ایک مجدد بھیجتا ہے - جو اس کے دین کو تازہ کرتا ہے -

دوم - عن ابی ھریرۃ قال - قال رسول اللّٰہ صلعم والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکماً عدلاً فیکسر الصلیب و یقتل الخنزیر و یضع الحرب (رواہ البخاری) ابن مریم کو پڑھتے ہوئے یا اخت ہارون وغیرہ پر خیال فرمایئے کہ ابن مریم کمال مشابہت کے لئے مسیح موعود کو کہا گیا ہے -

فرمایا - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت مین میری جان ہے - ضرور ابن مریم تم مین منصف عادل نازل ہوگا کسر صلیب کریگا اور خنزیرون کو قتل اور لڑائیون کو موقوف کر دیگا -

سوم - قال رسول اللّٰہ صلعم فی مرضہ الذی توفی فیہ لفاطمۃ .... ان عیسی بن مریم عاش عشرین و مائۃ سنہ (رجالہ ثقات ولہ طرق) (مستدرک حاکم طبرانی)

فرمایا - رسول اللہ صلعم نے - اپنی اس مرض مین جس کے ساتھ انتقال فرمایا فاطمہ رضی اللہ عنہا کو کہ عیسےٰ ابن مریم ایک سو بیس ۱۲۰ سال

چہارم - یخرج المھدی من قریۃ یقال لھا کدعہ (جواہر الاسرار)

فرمایا - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدی نکلیگا ایک قریہ سے جسے کدعہ کہا جائیگا -

پنجم - عن انس [illegible] لا المھدی الا عیسی بن مریم (رواہ ابن ماجہ)

انس سے [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی مہدی نہین الگ بلکہ وہی عیسےٰ بن مریم ہوگا

ششم - ان لمھدینا آیتین لم تکونا منذ خلق السموات والارض ینکسف القمر فی اول لیلۃ من رمضان و تنکسف الشمس فی النصف منہ ولم تکونا منذ خلق اللّٰہ السموات والارض (رواہ الدار قطنی) + ہمارے مہدی کے لئے دو نشان ہین جو ابھی تک جب سے آسمان و زمین پیدا کئے گئے ظاہر نہین ہوئے ایک تو یہ کہ خسوف ہونیوالی راتون (تیرہوین چودہوین پندرہوین) مین سے پہلی رات (تیرھوین) ماہ رمضان کو چاند گرہن لگیگا اور ایسا ہی کسوف ہونیوالی دنون مین سے درمیانی تاریخ (اٹھائیسوین) کو سورج گرہن لگیگا - گواہ پیش ہو چکے - مگر مدعی نہ آیا -

ہفتم - شرح عقائد نسفی تمہاری معتبر کتاب مین من مات ولم یعرف امام زمانہ فقد مات میتۃ جاھلیۃ - امام کے معنے وہی ہین جو جاعلک للناس اماما مین ہین نہ کہ من گھڑت - جو مر گیا این حالت کہ اپنے زمانہ کے امام کو نہ پہچانے تو وہ جاہلیت کی موت مر گیا -

رپورٹ جلسہ قادیان در خیر خواہی گورنمنٹ

(جس کی مختصر رپورٹ گذشتہ اخبار مین شائع کی جا چکی ہے)

۱۲ - مئی ۱۹۰۷ء کو ۵ - بجے قادیان مین ایک ضروری جلسہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایما اور ارشاد سے صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے منعقد ہُوا اس جلسہ کی غرض و غایت یہ تھی کہ موجودہ شورش اور بے چینی مین ہمکو اور دوسرے لوگون کو کیا طریق اختیار کرنا چاہیئے اس جلسہ کے لئے پہلے سے ایڈیٹر الحکم اور مولوی محمد علی صاحب ایم - اے سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے مندرجہ ذیل اشتہار شائع کیا گیا تھا اور جلسہ سے پہلے منادی بھی کرا دیگئی تھی - جلسہ مین آریون کے سوا ہر مذہب و ملت کے لوگ موجود تھے مگر آریہ شامل نہین ہوئے اس کی وجہ یہ ہے کہ ان میں گورنمنٹ کے خلاف ایک جوش اور نفرت پیدا ہوئی ہوئی ہے اور انہون نے بدقسمتی سے یہ سمجھ لیا ہے کہ ہماری بھلائی اور بہتری اسی مین ہے کہ ہم گورنمنٹ کی مخالفت کرین یہ احمق اتنا نہین سمجھتے کہ گورنمنٹ نے ان پر اس قدر احسان کئے ہین جنکو وہ شمار نہین کر سکتے اور اس قسم کے بیہودہ خیالات کو پھیلا کر وہ کوئی فائدہ نہین اٹھا سکتے - جلسہ کے لئے ذیل کا اشتہار دیا گیا -

ایک نہائت ضروری جلسہ

آج مورخہ ۱۲ - مئی ۱۹۰۷ء بروز اتوار شام کے پانچ بجے بعد نماز عصر حضرت اقدس جناب مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود رئیس اعظم قادیان کی ہدائیت اور ارشاد کے ماتحت ایک عام جلسہ کیا جاویگا جس مین پنجاب کی موجودہ بے چینی کے متعلق اہل ملک کو نہائیت مفید مشورہ دیا جاوے گا اور گورنمنٹ انگلشیہ کے عہد کے برکات اور احسانات پر تقریرین ہون گی - ہر شخص جو اپنے ملک اور قوم کے ساتھ کچھ بھی ہمدردی رکھتا ہے اور اپنی ذاتی بھلائی کا خواہشمند ہے اس کا فرض ہے کہ اس جلسہ مین شریک ہو جلسہ مدرسہ تعلیم الاسلام کے صحن مین ہوگا

المشتہر

مولوی محمد علی ایم - اے سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان
یعقوب علی ایڈیٹر الحکم سکرٹری انجمن احمدیہ قادیان

قریب پانچ بجے کے جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی سب سے اول ایڈیٹر صاحب الحکم نے بحیثیت مشتہر جلسہ کھڑے ہو کر بیان کیا کہ -

صاحبان! آج کا جلسہ جس غرض کے لئے منعقد کیا جاتا ہے وہ اشتہار کے ذریعہ سے آپ کو معلوم ہو چکا ہے اس جلسہ کو باقاعدہ بنانے کے لئے مین ضروری سمجھتا ہون کہ اس کے لئے ایک میر مجلس بنایا جاوے - صاحبزادہ صاحب اس جلسہ کے لئے کیون موزون میر مجلس ہین؟ یہ ظاہر امر ہے آپکے خاندان کو گورنمنٹ عالیہ برطانیہ سے ہمیشہ وفاداری کے مخلصانہ تعلقات رہے ہین چنانچہ آپکے دادا صاحب جناب مرزا غلام مرتضےٰ خان صاحب مرحوم نے ۱۸۵۷ء کے طوفان بے تمیزی مین پچاس گھوڑے اور سوار بھیجکر گورنمنٹ کو مدد دی تھی اور اپنی وفاداری کا عملی ثبوت دیا تھا اور اس کے بعد ہمیشہ گورنمنٹ انگریزی اس خاندان کو سچا خیر خواہ اور وفادار دوست یقین کرتی رہی ہے آپکے محترم اور مقدس والد بزرگوار جو ہمارے امام اور پیشوا ہین انہون نے گورنمنٹ برطانیہ کی اطاعت اور وفاداری کے لئے جو کام کیا ہے اس کی تو نظیر ہی نہین ملتی - برابر ۲۵ پچیس سال سے آپ مسلمانون کو یہی تعلیم دے رہے ہین اور آج کا جلسہ بھی آپ ہی کی ہدائیت اور ارشاد کا نتیجہ ہے ایسی حالت اور صورت مین صاحبزادہ صاحب کا انتخاب آج کے جلسہ کی صدارت کے لئے بہترین انتخاب سمجھتا ہون اور سکرٹری کے لئے مین حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم - اے کا نام پیش کرتا ہون مولوی صاحب ممدوح کیا بلحاظ اپنی قابلیت اور علم و فضل کے اور کیا اس حیثیت سے کہ وہ صدر انجمن احمدیہ کے سکرٹری ہین ایسے جلسہ کے لئے جو قوم احمدی کا نیا تبی جلسہ ہو موزون سکرٹری ہین - مین امید کرتا ہون کہ یہ ہر دو تجاویز منظور کی جاوین گی -

چنانچہ اکمل آف گولیکی کی تائید اور راقم (ایڈیٹر بدر) کی تائید مزید کے بعد بالاتفاق صاحبزادہ صاحب میر مجلس اور حضرت مولوی محمد علی صاحب سکرٹری منتخب ہوئے -

سکرٹری صاحب نے کھڑے ہو کر مختصر الفاظ مین اغراض جلسہ کو بیان فرمایا اور پھر صاحب صدر انجمن نے ایک تقریر فرمائی جس کا خلاصہ درج ذیل کیا جاتا ہے -

تقریر صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب میر مجلس جلسہ

اس جلسہ کے منعقد ہونے کی غرض مولوی محمد علی صاحب بیان کر چکے ہین اور اشتہار مین بھی آپ پڑھ چکے ہین مین اس غرض کی تائید اور تشریح کے لئے چند باتین بیان کرنے کے لئے کھڑا ہوا ہون -

تھوڑے دنون سے پنجاب اور ہند مین ایک قسم کی شورش پیدا ہو رہی ہے اور وہ لوگ جن کو ملک اور قوم کے ساتھ حقیقت مین کوئی ہمدردی نہین - ہمدردی کے رنگ مین خیالات بد پھیلا رہے ہین اور اس طرح پر ہی نہین کہ وہ گورنمنٹ کو تشویش مین ڈالتے ہین بلکہ اہل ملک کو بھی خطرہ مین ڈال رہے ہین -

اس موجودہ شورش کی ابتدا بنگالیون سے ہوئی اور پھر یہ تحریک بد آناً فاناً بجلی کی طرح پنجاب مین پھیل گئی ہے اور اب بعض بڑے بڑے شہرون مین خطرناک رنگ اختیار کرنے کو تھی - کہ گورنمنٹ انگریزی نے (جو اپنی طاقت شوکت اور اپنی تدبیر سلطنت کے لئے ایک مشہور گورنمنٹ ہے) نہائت قابلیت کے ساتھ قرین انصاف پہلوؤن کی بنا پر اس کے تدارک اور انسداد کی طرف توجہ فرمائی ہے جس سے یقین ہو گیا ہے کہ یہ متعدی مرض رک جائیگا اور خدا کرے کہ یہ فوراً رک جاوے تا کہ اہل ملک کو آنیوالے خطرہ کا سامنا نہ ہو اس فساد کی ابتدا جہان تک واقعات سے پتہ لگتا ہے اور معلوم ہو سکتا ہے - ہندؤن سے ہوئی ہے اور ان کے گھرون مین ہی اس نے پرورش پائی - ان کے اثر سے متاثر ہو کر بعض کم فہم مسلمانون نے بھی انکی ہان مین ہان ملائی - مگر عام طور پر مسلمانون نے اس کو اپنے لئے خطرناک اور مضر یقین کیا اور وہ اس سے الگ رہے ہے اگر بعض غیر ذمہ وار اور ضمیر فروش اشخاص ساتھ ہوئے تو وہ کسی گنتی مین نہین -

آجکل راولپنڈی - لاہور - امرتسر مین یہ فساد بہت بری طرح پھیلا تھا - جو بہت جلد دبا دیا گیا راولپنڈی مین ان شورہ پشت لوگون نے انگریزون پر حملے کئے اور لیڈیون کی توہین کی گرجا گھر کو آگ لگا کر اسباب جلا دیا - گورنمنٹ سکول کو آگ لگائی - اس قسم کی حماقت کی کارروائیان کر کے انہون نے ظاہر کر دیا ہے کہ وہ ملک اور سلطنت کے بدخواہ اور دشمن ہین -

اس قسم کی شرارتون اور خباثتون سے مسلمانون کے لئے ضروری ہو کہ وہ بچتے رہین اگر وہ خدا پر قرآن شریف اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات پر ایمان رکھتے ہین تو ان کا مذہبی فرض ہو کہ

بغاوت اور فساد کے طریقون سے بچتے رہین

کوئی شریف اور عقلمند انسان ایک لحظہ کے لئے بھی یہ گوارا نہین کر سکتا کہ وہ اپنی

محسن امن پسند - علم دوست اور عادل گورنمنٹ کے خلاف اپنے دل اور دماغ مین باغیانہ خیالات رکھے - عقل اور بغاوت ایک سر مین جمع نہین ہو سکتے -

ہم مسلمانون کو ہی نہین گورنمنٹ انگلشیہ کے ہر فرد رعایا کو یہی مشورہ اور اصلاح دیتے ہین کہ وہ ایسی شورہ پشتی اور شرارت کے خیالات کو اپنے دل سے نکالدے - ہندوٗن کے تو ہم ذمہ دار نہین ہو سکتے - ہمارا کام فقط سمجھا دینا ہے اسلئے مسلمانون کو عموماً اور احمدیون کو خصوصاً یہ ہدایت کی جاتی ہے - یہ بھی سچ ہے کہ ہم احمدی ایسے جلسون اور تحریکون سے ہمیشہ بیزار رہے ہین - کیونکہ ہمارے امام کی یہی تعلیم اور ہدایت ہے اور کبھی کوئی احمدی ایسی تحریکون مین شامل نہین ہوا اور نہ ہوگا - بہر حال ہر شریف اور عقلمند مسلمان کا فرض ہو کہ وہ الگ رہے -

ان فسادات کے اسباب اور جڑ کچھ بھی ہون مگر جس ہتھیار اور اوزار سے لوگون کو بھڑکایا جاتا ہے وہ سودیشی کی تحریک ہے - مین نے سودیشی کے سوال پر بہت غور کیا ہے اور مین حیران ہون کہ اس تحریک کو ملک کی ترقی اور فارغ البالی کا جزو کیون قرار دیا گیا ہے اگر سودیشی کی یہی غرض ہے کہ صرف اپنے ملک کی چیزون کو استعمال کرو اور دوسرے ملک کی بنی ہوئی چیزون کو ردی مین پھینک دو - تو مین حیران ہون کہ کام کس طرح چل سکیگا -

کیونکہ یہ تحریک اور تجویز ترقی مین ایک رکاوٹ ہے اس سودیشی تحریک کا یہ اثر ہوگا کہ پہلے غیر ممالک کی اشیاء کا استعمال ترک کیا جاوے - پھر یہ ہوگا کہ پنجاب مین ہندوستان کے دوسرے حصون کی اشیاء منع ہوئین - پھر پنجاب کے ایک ضلع مین دوسرے ضلع کی چیزین بند کی جاوین اور اسی طرح ایک گاوٗن کی چیزین دوسرے گاوٗن مین نہ جائین یہ طریق اگر خدانخواستہ اختیار کیا جاوے کیونکہ سودیشی کا اعلیٰ مقام تو یہی ہونا چاہیئے پھر ملک کی تجارت ہی خطرہ مین نہ پڑے گی بلکہ انسانی حوائج اور ضروریات کے لئے بھی دایرہ تنگ ہو جائیگا اور انسان مصیبت کے منہ مین دھکیلا جاویگا - بہت سی حاجتین ایسی ہون گی جو اس کی زندگی کے لئے ضروری ہون گی - مگر وہ ان سے محض اس لئے فائدہ نہ اٹھا سکے گا کہ وہ سودیشی نہ ہون گی - پس غور کرو کہ یہ تحریک جس کو سودیشی کہا جاتا ہے ملک کو تباہ کرنے والی ہے یا اس کی بہبودی کا ذریعہ ہے - یقیناً یاد رکھو کہ سودیشی تحریک پر عمل کر کے اور اس کی حمایت کر کے انسان ہرگز ترقی نہین کر سکتا اور اس کے خیالات مین اولوالعزمی اور بلند حوصلگی پیدا نہین ہو سکتی پہلے غیر ملک کی اشیاء کے ساتھ نفرت پیدا ہوگی پھر اس کے باشندون کے ساتھ ان کے علم و ہنر اور صنائع سے بیزاری ظاہر کرے گا اور یہی نتیجہ موجودہ تحریک کا بھی ہوا ہے - تمام دنیاوی ترقیان اس امر پر منحصر ہین - کہ ہر قسم کی صنعتون اور حرفتون سے خواہ وہ کسی ملک اور کسی قوم کی ہون ان سے فایدہ اٹھایا جاوے - یہ تو دنیوی اور عقلی پہلو کے لحاظ سے سودیشی کا ضرر ہے - دینی طور پر مین دیکھتا ہون کہ سودیشی تحریک قرآن مجید کے خلاف ہے کیونکہ قرآن شریف سے ثابت ہے کہ اللہ تعالےٰ نے بحر و بر انسان کے فائدہ کے لئے پیدا کئے ہین پس اگر اس سے فائدہ نہ اٹھایا جاوے تو یہ آیت اس کو جھٹلاتی ہے کیونکہ خدا نے تو اس کو پیدا ہی اسی لئے کیا ہے -

دیکھنا چاہیئے - کہ انگریزون کے آنے سے پہلے ملک کی کیا حالت تھی اور کس قسم کے حادثات پیدا ہوتے تھے - امن کی جو حالت اور صورت تھی اور انصاف اور عدل جس طریق سے ہوتا تھا اس کی تصریح ایک لفظ سکھا شاہی کر رہا ہے اور اب بھی کسی اندھیر - ظلم اور بے انصافی کی مثال دینی ہو تو اس کا نام سکھا شاہی رکھا جاتا ہے -

سکھا شاہی مین جان و مال ہر وقت خطرہ مین تھی اور مذہبی آزادی کا یہ حال تھا کہ اذان تک دینا جرم تھا - اور نماز پڑھنا تو گویا بغاوت تھی - مین کہان تک ان مظالم اور مصائب کا ذکر کرون جو مسلمانون پر ہو رہے تھے اور نہ صرف مسلمان بلکہ تمام رعایا ان دکھون مین مبتلا تھی - ایسی حالت مین خدا تعالےٰ نے اپنا فضل کیا اور ایک دور دراز مقام سے

انگریزی گورنمنٹ کو بھیجدیا

جس نے آکر سب قومون کی دستگیری کی - انصاف اور امن کو ترقی دی اور تمام قومون کو یکسان مذہبی آزادی عطا کی - گورنمنٹ انگلشیہ نے ثابت کر دیا ہے کہ وہ سب کو ایک ہی نظر سے دیکھتی ہے -

جس قدر احسانات گورنمنٹ برطانیہ نے ہم پر کئے ہین ہم انکو بیان نہین کر سکتے - پھر یہ کیسی ناشکری اور محسن کشی ہے کہ ایسی مبارک اور مفید گورنمنٹ کے خلاف شورش پیدا کی جاوے اور جہلا کو اکسایا جاوے - مسلمانون خصوصاً احمدیون پر جو احسان اس گورنمنٹ نے کئے ہین وہ سب جانتے ہین - اس کی ایک نظیر ڈاکٹر مارٹن کلارک والا مقدمہ کافی ہے ایک پادری کے بالمقابل اس طرح پر انصاف کے اصولون کو ملحوظ رکھنا یہ چھوٹی سی بات نہین ہے ایسی باتون کا ایک لمبا سلسلہ مل سکتا ہے پھر اس پر بھی اگر کہا جاوے کہ انصاف نہین ہوتا تو یہ کیسا ظلم اور بے حیائی ہے - اس سے صاف ظاہر ہے کہ گورنمنٹ نے کسی عیسائی اور مسلمان مین فرق نہین رکھا اور وہ انصاف کے لئے کسی قسم کی تفریق روا نہین رکھتی - باوجود ان احسانون کے یہ کیسی نمک حرامی ہے کہ قولی یا فعلی طور پر گورنمنٹ کی خلاف کرین -

کیا کوئی آج اس وجہ سے کبھی قتل ہوا ہے کہ اس نے اذان کہی ہے یا اسلئے کسی کو فرد جرم لگ کر سزا ملی ہو کہ اس کا قصور یہ ہے کہ اس نے نماز پڑھی ہے - اگر کوئی اس قسم کی نظیر ہے تو پیش کرو اور مین دعوے سے کہہ سکتا ہون کہ کبھی کوئی پیش نہین کر سکتا -

مین سچ سچ کہتا ہون کہ گورنمنٹ انگریزی نے چاہا ہے کہ تمام انسانون کے ساتھ یکسان سلوک ہو - اور وہ جن مصائب اور مشکلات مین مبتلا تھے ان سے انہین رہائی ملے اور اس نے کوشش کی ہے اور یہ اسی کی مہربانی کا نتیجہ ہے کہ آج ملک مین عام تعلیم پھیلی ہوئی ہے اور لوگ اپنے آپ کو مہذب اور تعلیمیافتہ قرار دے رہے ہین - اور گورنمنٹ انگریزی کے زیر سایہ ہر قسم کی ترقیان کر رہے ہین اور پھر اس کی مخالفت یہی نہین کہ

محسن کشی ہوگی بلکہ خدا تعالےٰ کے نزدیک بھی جرم ہے

کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے - ھل جزاء الاحسان الا الاحسان - جب اس فرمان الٰہی کی تعمیل نہ ہوگی تو اس سے بڑھکر کیا ظلم ہے -

بار بار مین یہ لفظ کہنے پر مجبور ہون کہ یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے گورنمنٹ انگریزی کو مقرر کیا ہمارے احمدی بھائی غور کرین کہ کیا وہ ترقی جو انہون نے کی ہے اور جس روز سے الٰہی سلسلہ کی اشاعت ہو رہی ہے اور جیسے سامان ان کو گورنمنٹ کے سایہ کے نیچے میسر ہین دوسری جگہ میسر آ سکتے ہین ؟ وہ بالاتفاق پکار اٹھینگے کہ ہرگز نہین -

مین یقیناً جانتا ہون کہ کسی اسلامی سلطنت مین بھی انہین یہ آزادی اور یہ سامان اشاعت میسر نہین آ سکتے - احمدی کبھی بھی صاحبزادہ عبد اللطیف اور مولوی عبد الرحمن صاحب کی شہادت کے واقعات کو بھول نہین سکتے - جو سر زمین کابل مین نہائیت

بے دردی اور بے رحمی سے شہید ہوئے کوئی کہہ سکتا ہے کہ انہون نے ایسا کونسا جرم کیا تہا جس کی پاداش دکہہ اور تکلیف کے ساتہہ جانستانی ہو؟ کوئی نہین۔ ان کا جرم اگر تہا تو فقط اتنا تہا کہ وہ **مرزا صاحب کے مرید تھے**۔ اور پہر ان کا جرم یہ تہا کہ وہ مرزا صاحب کی تعلیم کے موافق امیر اور اس کے مشیرون کو جہاد کی تعلیم سے روکتے تہے جو انہون نے سمجہی ہوئی تہی اور بتاتے تھے

کہ جہاد حرام ہے

اور ساتہہ ہی وہ ظاہر کرتے تہے کہ کوئی ایسا مہدی آنے والا نہین ہے جو اگر کشت و خون کریگا۔ اور انگریزون سے لڑیگا وہ انگریزی گورنمنٹ کے احسانات کو یاد دلاتے تہے پہر اس جرم اور اختلاف مین سنگسار کر دینا یہ اسلامی سلطنت کابل ہی کا کام تہا۔ ایسی حالت مین صاف طور پر بتاؤ کیا تم کابل مین ترقی کر سکتے ہو؟ کبہی نہین۔

ان واقعات کو یاد کر کے ہمارے دل مین گورنمنٹ انگلشیہ کی عظمت اور محبت اور بہی بڑہ جاتی ہے کیونکہ اگر ہم یہان نہ ہوتے تو ہم بہی قتل کئے جاتے خود ہمارے مسلمان بہائیون نے ہم پر قتل کے فتوے دئے اور ہمارے مال اور اسباب اور عورتون کو لوٹ لینے کی اجازت دی اور گورنمنٹ انگلشیہ کے زیر سایہ نہ ہوتے تو وہ کیا کچہہ نہ کر گزرتے اس لئے مین بلا تکلف یہہ کہتا ہون کہ یہ خدا کا فضل ہے کہ اس نے گورنمنٹ انگریزی کے زیر سایہ ہم کو رکہا۔ جس نے ہماری جان و مال اور آبرو کو محفوظ رکہا اور ہم کو اپنے ایمان و مذہب کی اشاعت اور پابندی کی پوری آزادی دی وہ ہماری پشت و پناہ ہے اگر ہمنے اسی سے مذہبی اختلاف کیا ہے اس نے سزا نہین دی مین ایک بات اور کہتا ہون۔ اسے خوب یاد رکہو اور وہ یہ ہے کہ یہ فسادات بہی غضب الٰہی ہین۔ لوگون نے گورنمنٹ کی قدر نہین کی اس لئے یہ عذاب ہے تاکہ لوگون کو ان کی کجروی کی سزا ملے اور وہ سدہر جاوین جیسے طاعون اور زلزلے آرہے ہین تاکہ ہر ایک دل کو پاک و صاف کرین اور کجیون کو دور کرین۔ اسی طرح پر یہ عذاب بہی آیا ہے۔ تاکہ سرکشی اور غداری کا مادہ دور کیا جاوے پس گورنمنٹ کی وفاداری کرو۔ کہ اس عذاب سے تمہین نجات ملے۔ اس گورنمنٹ کے بعد ایک اور گورنمنٹ ہے اس کے حضور بہی یہ شورشین ناپسند اور مکروہ ہین اس لئے اس سے ڈرو اور اپنے دلون کو صاف کرو۔ اسی پر مین اپنے مضمون کو ختم کرتا ہون ؎

صاحبزادہ صاحب کی تقریر کے بعد حضرت حکیم الامت مولوی نور الدین صاحب نے ایک جامع تقریر فرمائی۔ جس کا خلاصہ ذیل مین درج کیا جاتا ہے۔

بُت پرست شکر گذار نہین ہو سکتا

(خلاصہ تقریر حضرت مولوی نور الدین صاحب)

اولم یکفهم انا انزلنا علیك الکتب یتلی علیهم۔ ان فی ذلك لرحمة وذکری لقوم یومنون (۲۱-۱) اللہ تعالیٰ اپنی کتاب کی تعریف مین فرماتا ہے کہ کیا کافی نہین کہ خدا تعالےٰ نے ایک کتاب بھیجی ہے جو دنیا کے واسطے رحمت ہے اور اس مین نصیحت کی باتین ہین اس پاک کتاب مین اللہ تعالےٰ نے اپنی رضامندی کیواسطے ایک نشان مقرر فرمایا ہے فرماتا ہے۔ یا ایها الذین امنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم۔ اے ایماندارو! اللہ کی اطاعت کرو۔ اور اللہ کے رسول کی اطاعت کرو۔ اور اپنے حکام کی اطاعت کرو۔ اس آیت شریف مین سب سے اول خدا کی اطاعت کا حکم ہے جو ہمارا خالق ہے ہمارا رب ہے ہمارا مالک ہے۔ حی اور قیوم خدا ہے ہمارے ذرہ ذرہ کا وہی خالق اور وہی مالک ہے۔ روحون کا خالق بہی وہی ہے اس کا حق ہے کہ ہم کو اپنا مطیع بنائے۔ ہمارا فرض ہے اس کی اطاعت کرین اس کے صفات سے آگاہی حاصل کرین۔ پہر اس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ہمپر فرض ہے جس کی اطاعت ہمکو خدا تعالیٰ کا محبوب بنا دیتی ہے جیساکہ فرمایا ہے۔ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ویغفر لکم ذنوبکم۔ واللہ غفور الرحیم (۳-۴) کہہ دو کہ اگر تم اللہ تعالےٰ سے محبت کرتے ہو۔ تو میری اطاعت کرو۔ خدا کے محبوب بن جاؤگے خدا تمہارے گناہون کو بخشیگا اور خدا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے رسول کی اطاعت کے بعد اولی الامر کی اطاعت کا حکم ہے کیونکہ وہ حصہ انتظامی کے مظہر ہین اولی الامر مین بادشاہ وقت ہے۔ پہر صوبہ کا حاکم ہے پھر شہر کا افسر ہے۔ پھر نمبردار ہے پہر محلہ کا چودہری ہے۔ غرض انتظامی معاملات مین سب کی اطاعت کرنا انسان کا فرض ہے۔ بعض لوگ اس آیت کے معنون مین لفظ منکم پر اٹکے ہین کہ اس سے یہ مراد ہے کہ تم مین سے کیا معنے صرف مسلمانون مین سے جو حاکم ہو اس کی بات مانو۔ لیکن یہ بات درست نہین کیونکہ منکم کی مثالین اور بہی قرآن شریف مین موجود ہین جیسا کہ دوزخ والون کو کہا جائیگا۔ اَلَمْ یَاْتِکُمْ رُسُلٌ مِّنْکُمْ۔ کیا تمہارے پاس تم مین سے رسول نہین آئے تھے۔ اس مین کفار کو کہا گیا کہ رسول تم مین سے آئے۔ ظاہر ہے کہ وہ کافر تہے اور یہ مومن تو رسول کافرون مین سے کسطرح ہوئے۔ پس اس کا مطلب یہ ہے کہ رسول ان کے زمانہ مین تہے ان کے ملک مین تہے اور ان کی طرف رسول ہو کر آئے تہے اس تعلق کے لحاظ سے انکو منکم کہا گیا قدرت خداوندی کے عجائبات مین سے ایک یہ بات ہے کہ چونکہ مسلمانون کو آئندہ زمانہ مین ایسا واقعات پیش آنے تہے کہ وہ عیسائیون کے زیر حکومت رہینگے اسواسطے ابتدائے زمانہ نبوی مین بہی اس کی نظیر قائم کی گئی تہی کہ مسلمانون کو عیسائیون کی ماتحتی مین کس طرح رہنا چاہیئے۔ ابتدائے اسلام کے زمانہ مین جب کہ کفار نے مسلمانون کو عرب مین دکہہ دینا شروع کیا تو آن حضرت نے صحابہ کو فرمایا کہ حبشہ مین چلے جاؤ چنانچہ حبشہ کے عیسائی بادشاہ کے پاس آپکے صحابہ کو بہت امن ملا۔ مسلمانون کو عیسائی سلاطین کے ماتحت امن ملنے کیطرف قرآن شریف کی یہ آیت بہی راہ نمائی کرتی ہے وَلَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ مَوَدَّةً لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰی۔ اور تو ضرور نصارے کو مومنون کے ساتہہ مودت کرنے مین دوسرے لوگون سے بڑہکر پائیگا۔

اس ملک کے ہندون نے خدا تعالےٰ کے اس فضل و احسان کا شکریہ ادا نہین کیا جو کہ آیۂ کریمہ وتری الفلك مواخر فیه ولتبتغوا من فضله ولعلکم تشکرون جہازون کی آمد و رفت کا جو نتیجہ ہے وہ خدا کا ایک فضل ہے جس کا شکریہ ادا کرنا چاہیئے تہا اور اس سے کیا تجارت مین اور کیا ساہوکارہ مین اور کیا زراعت مین اور کیا ملازمت مین سب سے زیادہ فایدہ ہندون نے ہی حاصل کیا ہے لیکن انہون نے ہی سب سے زیادہ ناشکری کی اور ان سے اس سے زیادہ کچہہ امید بہی نہین ہو سکتی کیونکہ جو مشرک اپنے حقیقی محسن خالق مالک ربّ کو چہوڑ کر ایک پتھر کے آگے سر جہکاتا ہے اس سے کیا امید ہو سکتی ہے کہ وہ کسی انسان کے احسان کو شکریہ کے ساتہہ دیکھے گا کیونکہ خدا تعالیٰ کے

احسانات کے مقابلہ مین انسان کے احسان ہی کیا ہو سکتے ہین وہ جس نے خدا کے ساتہہ ہی بغاوت کی ہے وہ اپنے ہمجنس انسان کے ساتہہ کب نیک سلوک کریگا خدا تعالیٰ کے حضور اس ناشکرگزاری مین ہندو لوگ جو حصہ لے رہے ہین وہ تو ظاہر ہی ہے لیکن آریہ لوگ دراصل ان سے بڑھ گئے ہین کیونکہ خدا کی مخلوق ہو کر وہ کہتے ہین کہ نہ ہماری رُوح کا وہ خالق ہے اور نہ ہمارے جسم کے مادہ کا وہ خالق ہے پھر زمانہ کو بھی خدا کا مخلوق نہین مانتے یہ کس قدر ناشکری ہے جو ان لوگون سے ظاہر ہو رہی ہے گورنمنٹ برطانیہ کے ذریعہ سے آریون کو جو آرام اور فائدہ حاصل ہوا ہے زراعت مین اس سے ظاہر ہے کہ مدت کی بات ہے ایک دفعہ میننے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ پانچ کروڑ روپیہ کی جائداد ہر سال مسلمانون کے ہاتہہ سے نکل کر ہندوؤن کے ہاتہہ مین چلی جاتی ہے۔ سرکاری ملازمت مین دیکھو تو تمام بڑے بڑے عہدے علی العموم ہندوؤن کے قبضہ مین ہین اور کیا مجال ہے کہ کسی مسلمان کو معمولی دفتر کی کلرکی مین بھی حتی الوسع رہنے دین۔ ہان دفاتر کے چپڑاسی اور فراش مسلمان رکھہ لئے جاتے ہین۔ پھر مقدمات مین مسلمانون اور بالخصوص احمدیون کے ساتہہ ہندو مجسٹریٹون کا جو سلوک ہے وہ چندو لعل اور آتما رام کے مقدمات کرنے سے ظاہر ہے کہ وہ مقدمہ جس کو ایک انگریز نے بغیر اس کے کہ ہمارے امام بلکہ اس کے خدام کو بھی کوئی تکلیف ہو ایک ہی روز مین فیصلہ کر دیا گیا اس پر ان لوگون نے دو سال تک گورداسپور کی آمد و رفت کی جو تکلیف حضرت امام اور آپکے خدام کو دی وہ تاریخ زمانہ مین ایک یادگار رہے گی غرض ہمارے لئے تو امن کی اور کوئی صورت گورنمنٹ برطانیہ کے ماتحت رہنے سے بڑھکر ہے نہین اور اس کے شکریہ مین ہمارے امام نے جو تحریرین آجتک شائع کی ہین ان سب کو ایک جگہ جمع کیا جاوے تو ایک ضخیم کتاب بن سکتی ہے۔

زاں بعد قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل آف گولیکی نے ایک فی البدیہ نظم پڑہی جو گذشتہ اخبار مین درج کی جا چکی ہے۔ اس کے بعد راقم (ایڈیٹر بدر) نے ایک مضمون پڑہا۔ جو اسی اخبار کے صفحہ ۲ و ۳ مین درج کیا گیا ہے اور مضمون پڑہکر پہلا ریزولیوشن پیش کیا۔

ریزولیوشن اول۔ یہ مجمع جو حسب ایما حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی مسعود اس جگہ قائم ہوا ہے ان لوگون کے طرز اور چلن کو نہائت نفرت اور حقارت سے دیکھتا ہے جو کہ گورنمنٹ کے برخلاف شورش مچاتے اور جلسے کرتے اور فساد پھیلاتے ہین اور ان کے قول و فعل سے برّیت اور بیزاری ظاہر کرتا ہے اور گورنمنٹ کے اس فعل کو نظر تحسین سے دیکھتا ہے کہ گورنمنٹ نے بہت سے تحمل و صبر کے بعد امن عامہ کو قائم رکھنے کیخاطر ان مفسدون کے بعض لیڈرون کو گرفتار کر کے ان پر مقدمہ کیا ہے یا انکو جلاوطن ہونے کا حکم دیا ہے یہ مجمع بلحاظ اس کے کہ وہ احمدیہ فرقہ کے ہیڈکوارٹر مین قائم ہوا ہے اور ہندوستان بھر مین احمدیہ فرقہ کے حق مین دعائے خیر کرتا ہے کہ انہون نے اپنے امام کے حکم کی فرمانبرداری مین بالاتفاق ہر جگہ اپنے مفسدون کے ساتہہ شامل ہونے سے پرہیز کی اور گورنمنٹ کی وفاداری مین ایسے ہی ثابت قدم رہے جیسا کہ ان کے امام کا منشار اور فرمان تہا اور یہ مجمع یقین رکھتا ہے کہ احمدی جماعت ہند مین ہر جگہ آئندہ بھی انشاء اللہ اس نیکی پر ثابت قدم رہے گی۔

اس کے بعد مفصلہ ذیل چار ریزولیوشن شیخ یعقوب علی صاحب نے پیش کیے۔

دوسرا ریزولیوشن۔ صدر انجمن احمدیہ تمام احمدیون کو (جیسا کہ حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود کا منشار اور ہدائت ہے) آگاہ کرتی ہے کہ وہ اس قسم کے تمام جلسون اور مجمعون سے جنمین گورنمنٹ کے خلاف کارروائی ہو قولاً و فعلاً جیسے ابتک الگ رہے ہین اور انمین ہرگز شامل نہون اور نہائیت وفاداری اور فرمانبرداری کیساتہہ گورنمنٹ کو ایسے موقع پر جو مدد دے سکتے ہین دینے کو ہر وقت آمادہ رہین۔

تیسرا ریزولیوشن۔ صدر انجمن احمدیہ گورنمنٹ انگلشیہ کو یقین دلاتی ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود کا ہر مرید ہر وقت گورنمنٹ کی وفاداری کے عملی ثبوت دینے کے لئے ہر قسم کی خدمت کرنے کو آمادہ ہے جو گورنمنٹ اس سے لینا چاہے۔

چوتہا ریزولیوشن۔ اس جلسہ کی روئداد سول ملٹری گزٹ اخبارات سلسلہ اور دوسرے اخبارات مین اشاعت کے لئے بھیجی جاوے اور ایک نقل صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر گورداسپور کیخدمت مین ارسال ہو اور گورنمنٹ پنجاب اور گورنمنٹ آف انڈیا کو بذریعہ تار اطلاع دیجاوے۔

پانچوان ریزولیوشن۔ گورنمنٹ انگلشیہ کی ترقی اقبال اور رفع شورش کیلئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کیجاوے۔

یہہ تمام ریزولیوشن بالاتفاق پاس ہوئے اور بعد دعا جلسہ ختم ہوا اور ۱۳۔ مئی ۱۹۰۷ء کو بذریعہ تار گورنمنٹ پنجاب اور گورنمنٹ آف انڈیا کو بمقام شملہ اطلاع دی گئی۔

آمد تحائف

وحی الٰہی یَأتِیکَ مِن کُلِّ فَجٍّ عَمِیق اور یَأتُون مِن کُلِّ فَجٍّ عَمِیق۔ خدا کے مرسل مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایسے وقت مین نازل ہوئی تہی جبکہ قادیان مین آپکے پاس نہ کوئی آتا تہا اور نہ کچہہ لاتا تہا اس وحی کے نزول کو آج تیس سال کے قریب عرصہ گذرتا ہے اور اس کے بعد ہزارہا انسان دور دور ممالک سے آئے اور ہزار ہا روپیون کے تحائف مختلف اقسام کے لائے جن کی تفصیل کی ضرورت نہین۔ لیکن یکم مئی ۱۹۰۷ء کے تازہ الہام یَاتِیکَ تَحَائِفُ کَثِیرَۃ سے معلوم ہوتا ہے کہ ان ایام مین خاص طور پر اس کا ظہور ہونیوالا ہے اسواسطے ہمنے ارادہ کیا ہے کہ کچہہ عرصہ کے واسطے ان تازہ تحائف کے تذکرہ کا سلسلہ اخبار مین جاری کیا جاوے کیونکہ اس سے خدا تعالیٰ کے ایک تازہ نشان کا اظہار ہوتا ہے چونکہ اکثر تحائف حضرت کی خدمت مین ایسے طور سے پہنچتے ہین کہ کسی کو خبر بھی نہین ہوتی مثلاً بعض لوگ ڈاک مین کوئی شے بھیجدیتے ہین اور بعض لوگ اپنا نام بھی نہین لکھتے۔ جیسا کہ ایک دفعہ غالباً کراچی سے ایک پارسل آیا تہا کہولا تو اس مین سونے کی ایک انگوٹھی تہی مگر فرستندہ کا نام آج تک معلوم نہین ہوا اور بعض دوست یہان آتے ہین اور حضرت سے اندر یا باہر ملاقات کرتے وقت کوئی تحفہ پیش کرتے ہین کبھی کسی کو دوسرے کی خبر ہوتی ہے کبھی نہین ہوتی اس واسطے اس سلسلہ کو پورے طور پر نباہنا ایسا ہی مشکل ہے جیسا کہ سلسلہ مبائعین کا۔ تاہم تازہ وحی الٰہی کی عظمت کے اظہار مین چند واقعات کچہہ عرصہ تک انشاء اللہ لکھے جائین گے۔

اس جگہ سب سے اول خان صاحب **عبد المجید خان** افسر بگھی خانہ کپورتھلہ کے تحفہ کا ذکر ضروری معلوم ہوتا ہے جو کہ انہون نے گذشتہ جمعہ کو حضرت کے حضور پیش کش کیا ہے۔ خان صاحب اپنے علاقہ سے نہائت محنت اور تلاش کے بعد ایک بھینس جس کی قیمت مبلغ ۱۷۵ ہے اپنی گرہ سے خرید کر کے حضرت کے حضور مین لائے ہین حضرت نے اس کی قیمت بھی ادا کرنی چاہی مگر خان صاحب نے باصرار قیمت

لینے سے انکار کیا اور عرض کیا کہ یہ حضور کی نذر ہے اور اس نیّت سے مین لایا ہون خان صاحب اپنے مرحوم والد محمد خان صاحب کی طرح حضرت کی محبّت مین گداز اور سچے مخلص ہین۔ اللہ تعالےٰ ان کے اخلاص مین برکت دے اور انکو جزائے خیر عطا کرے۔ اس کے بعد قابل ذکر دو تحائف آمون کے ہین جو صالح پور کٹک سے سید احمد حسین صاحب نے اور سید سعید الدین صاحب نے بذریعہ ریل بھیجے ہین اور دونون بلٹیان پہنچ گئی ہین۔ اللہ تعالیٰ ہر دو کو جزائے خیر دے۔

ایک ہر دلعزیز ڈاکٹر اُستاد

ہماری مکرم دوست ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب۔ پروفیسر میڈیکل اسکول آگرہ نے بہ سبب علالت طبع چھہ ماہ کی لمبی رخصت حاصل کی ہے اگرچہ یہ صرف ایک رخصت ہی ہے تاہم بہ سبب اس کی میعاد کے لمبا ہونے کے اور شاید اس خیال پر کہ ایسی لمبی رخصتون کے بعد عموماً ایسے سرکاری ملازم اپنی پہلی جگہون پہ واپس نہین بھیجے جایا کرتے آگرہ اسکول کے طلباء نے جناب خلیفہ صاحب کی محبت کے جوش مین ان کی جدائی کے صدمہ کو محسوس کر کے ایک جلسہ کیا جس مین سنہری چھپا ہوا ایڈریس خوبصورت فریم مین رکھہ کر خلیفہ صاحب کی خدمت مین ۲۸ اپریل سنہ ۱۹۰۶ء کو پیش کیا اور اس کے ساتھہ ایک سفید پتھر کا بنا ہوا روضۂ تاج محل کا نمونہ حاضر کیا جو کہ ڈاکٹر صاحب موصوف کی چار سالہ اقامت شہر آگرہ کیواسطے ایک یادگار اُن کے پاس رہے گی۔ اپنے ایڈریس مین طلبار نے ان باتون کا خصوصیّت کے ساتھہ شکریہ ادا کیا ہے کہ ڈاکٹر صاحب اپنے شاگردون کو سبق دینے کیوقت نہائت محنت اور تحمّل کے ساتھہ ہر ایک بات طلبار کے ذہن نشین کراتے تھے اور کیا مدرسہ کے کمرون مین اور کیا اُس کے باہر ان کے ساتھہ بے تکلفی اور خندہ پیشانی سے ملتے تھے ڈاکٹر صاحب موصوف کی بہت سی خوبیون کو یاد کر کے طلبار نے اس ایڈریس مین ان کی جدائی پر دلی افسوس کا اظہار کیا اور بالآخر ان کیواسطے خداتعالیٰ کیطرف سے نزول برکات کی دعا کر کے اپنے ایڈریس کو ختم کیا۔ اس ایڈریس کے جواب مین جناب ڈاکٹر صاحب نے اپنے شاگردون کی محبت کا شکریہ ادا کیا۔ اور فرمایا کہ مَینے جو کچھہ کیا ہے وہ اپنا فرض ادا کیا اور اپنی خوش اخلاقی کا اصل محرک ان لفظون مین بیان کر کے کہ شاگرد اُستاد کے ساتھہ ایسا تعلق رکھتا ہے جیسا کہ بیٹا باپ سے۔ پروفیسرون اور اسٹوڈنٹون کے واسطے مفید اصول کی بنیاد رکھی اس جدائی کے بیان مین انسانی جسم کے تحلیل ہونے اور انسان کی ہفت سالہ تبدیلی کا ذکر کر کے ڈاکٹر صاحب نے اپنی آخری تقریر کو بھی اپنے شاگردون کے واسطے خالی از سبق آموزی نہ چھوڑا اور بالآخر گورنمنٹ انگلشیہ کے ذریعہ سے اس ملک مین علمی اشاعت کا ذکر کر کے گورنمنٹ کی وفاداری کے نہائت ضروری مسئلہ کی طرف اپنے طلبار کو توجہ دلاتے ہوئے دعا کے ساتھہ اپنی تقریر کو ختم کیا۔

ہمین اس امر کی خاص خوشی ہے کہ ہماری جماعت کے معزز سرکاری عہدہ دار اپنی محنت اور حسن کارگذاری اور گورنمنٹ کی سچی وفاداری کے سبب ہر جگہ ہر دلعزیز ہین اور ہم دعا کرتے ہین کہ اللہ تعالیٰ خلیفہ صاحب موصوف کو اپنے فضل وکرم سے صحت عطا فرمادے اور دینی و دنیوی حسنات سے متمتع فرمائے۔ آمین۔

عیسائیون کا پیارا لال بجھکڑ

بنون کا عیسائی اخبار حضرت اقدس مرزا صاحب کی پیشگوئی متعلق طاعون پر تمسخر اڑاتا ہوا حضرت کو لال بجھکڑ کے نام سے یاد کرتا ہے اور اعتراض کرتا ہے کہ پہلے مرزا صاحب کو الہام ہوا تھا کہ طاعون سزا ہے۔ پھر الہام ہوا میرے مریدون مین سے کوئی طاعون سے نہین مریگا پھر الہام ہوا کہ قادیان مین طاعون نہ ہوگا۔ جہان تک ہمین معلوم ہے حضرت کو نہ کبھی ایسا کوئی الہام ہوا کہ میرا کوئی مُرید طاعون سے نہ مریگا۔ یا قادیان مین طاعون کبھی نہ آئے گا۔ اور نہ کبھی کوئی ایسا الہام شائع ہوا لیکن عیسائی ایڈیٹر نے اپنے بزرگ انجیل نویسون کی تقلید مین جھوٹی باتون کے لکھنے مین اگر مشق حاصل کر لی ہے تو جو اس کا جی چاہے سو کرے ہم اُس کو زبردستی روک نہین سکتے۔ البتہ پادریون کے کان کھولنے کیواسطے یہ سوال کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ وہ جو تمہین یہ وعدہ دیکر روپوش ہو گیا کہ ابھی یہ پشت گذر نہ جائے گی کہ مین واپس آؤنگا اور وہ جس کی قیافہ شناسی ایسی زبردست تھی کہ تیس۳۰ روپیہ کی ناچیز رقم کے لالچ مین اُسے پھانسی دلانے والے کو جلال کے بارھوین تخت پر بٹھاتا تھا اور وہ جو دنیوی سلطنت کے ہوس مین مریدون کو کپڑے بیچکر تلوارین خرید کرنے کا حکم دیتا پھرا اور بالآخر دو چار سپاہیون کے ہاتھون صلیب پر چڑھایا گیا اس کو لال بجھکڑ کہنا چاہیئے یا سیاہ بجھکڑ؟ کاش کہ کالے عیسائی کچھہ تہذیب کا سبق سیکھتے تو گورون کا نام بھی بدنام نہ ہوتا۔

گورنمنٹ نظام توجہ فرمائے ہمین یہ بات سُنکر بہت افسوس ہوا کہ گورنمنٹ نظام مین ۲۴ ہزار روپیہ سالانہ عیسائی گرجون اور واعظون کو دیا جاتا ہے اور اشاعت اسلام کیواسطے وہان سے کوئی واعظ مقرر نہین۔

بدنام کنندہ اہل حدیث امرتسر کا اخبار ٹریڈ گزٹ لکھتا ہے کہ اخبار اہلحدیث نے امرتسر مین کسی شانتی کلب کے ہونے اور سرکار کے برخلاف لیکچر دینے کی خبر غلط شائع کی ہے افسوس ہے کہ یہ لوگ اہلحدیث کہلا کر بدنام کنندۂ نکو نامے چند کے مصداق بنتے ہین چنداس واسطے کہ اہل حدیث (جن کو عوام وہابی بھی کہتے ہین) کی تعداد مسلمانون مین باوجود اتنے عرصہ سے ہونے کے بہت ہی تھوڑی ہے۔

نغمہ سرائی عندلیب گلشن بشیر الدین

محمود احمد

یون الگ بشیر ویران مین جو چھوڑا ہمکو
کل تلک تو یہ نہ چھوڑے گا کہین کا ہمکو
ہے خدا کے کرمون پر ہی بھروسہ ہمکو
دور الفت مین مزا آتا ہے ایسا ہمکو
تجھہ رحمت ہو خدا کی کہ مسیحا تو نے
اپنا چہرہ کہین دکھلائے وہ ربّ العزّت
گالیان دشمن دین ہم کو جو دیتے ہین تو دین
کچھہ نہین فکر لگائی ہے خدا سے جب لو
ایک ذرہ کی بھی حاجت ہو تو مانگو مجھہ سے
زخم دل زخم جگر ہنستے ہین کھل کھل کر کیون
کہین موسیٰ کی طرح حشر مین بیتاب نہ ہون
ایک دم کے لئے بھی یاد سے اُترے کیون تو
تجھہ سے ہم کیون نہ کرین امر پیارے کہ ہے تو
آدمی کیا ہے تواضع کی نہ عادت ہو جسے
دشمن دین درندون سے ہین بڑھکر خونخوار
دیکھہ کر حالت دین خون ہوئے ہین دل بھی
دل مین آ آکے تیری یاد نے اے پیارے خدا
چونکہ توحید پہ ہے زور دیا ہمنے آج
حق کو کڑوا ہی بتاتے چلے آئے ہین لوگ
جوش الفت مین یہ لکھی ہے غزل اے محمود

نہین معلوم کہ کیا قوم نے سمجھا ہم کو
آج ہی سے جو لگا ہے غم فردا ہم کو
نہ عبادت کا نہ ہے زہد کا دعوےٰ ہم کو
کہ شفایابی کی خواہش نہین اصلا ہم کو
رشتۂ وحدت و الفت مین ہے باندھا ہم کو
مدّتون سے ہے یہی دل مین تمنّا ہم کو
کام لین صبر سے ہی ہے یہی زیبا ہم کو
گو سمجھتا ہے برا اپنا پرایا ہمکو
ہے ہمیشہ سے یہ اُس یار کا ایما ہم کو
حالتِ قوم پر آتا ہے جو رونا ہم کو
جگ ہنسا ہے اسی دنیا مین تو دہر کا ہم کو
کہان معشوق ملیگا کوئی تجھہ سا ہم کو
دولت وآبرو و جان سے پیارا ہم کو
سخت لگتا ہے برا کبر کا پُتلا ہم کو
چھوڑ دیو مت میرے مولا کبھی تنہا ہم کو
مر ہی جائین جو نہ ہو تیرا سہارا ہم کو
بارہا پہرون تلک خون رلایا ہمکو
اپنی بیگانے نے ہے چھوڑا اکیلا ہمکو
یہ نئی بات ہے لگتا ہے وہ میٹھا ہم کو
کچھہ ستائش کی تمنّا نہین اصلا ہم کو

دجال کا گدہا

کرمفرمائے بندہ جناب مفتی صاحب۔ السلام علیکم۔ آپ صاحبان میں سے کسی نے شاید اس بات کو نوٹس نہیں کیا کہ آجکل جو ریلوے انجن ایجاد ہوئے ہیں اور جو عموماً ڈاک گاڑیوں اور مسافر گاڑیوں کے ساتھ چلتے ہیں۔ ان کی آواز ہو بہو گدہے کی طرح ہے اس میں بھی ضرور خدا کی حکمت تھی کہ عقل کے اندہوں کو صاف طور پر خر دجال کا مطلب سمجھا دیا جاتا۔ جن کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ ایک گدہا بجنسہ آئیگا اور لاکھوں من انسان اور بوجھہ اٹھائے گا وغیرہ وغیرہ

چنانچہ اس گدہے کی تو اب صاف تشریح ہوگئی ہے اور دجال نے حال ہی میں ایسا گدہا بنا کر بھیجدیا۔ جو ہزاروں لاکھوں انسان ایک ہفتہ میں کہیں سے کہیں پہونچا دیتا ہے بشرطیکہ اس کو پوری تیزی سے چلایا جاوے۔

نیاز مند۔ سلطان جہان

خوشی کے اظہار کا نمونہ

کرمی مخدومی مفتی صاحب سلمہ ربہ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بتاریخ ۷۔ مارچ ۱۹۰۷ء اللہ تعالیٰ نے خاکسار کے ہاں مولود مسعود عطا فرمایا۔ جس کے حق میں مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سے دعا کرائی گئی کہ اللہ تعالےٰ اس کو خادم دین اور عالم باعمل بناوے اور عمر دراز عطا فرماوے اور آنحضرت تقدس مآب علیہ الصلوۃ والسلام نے دعا فرمائی اور مولود مسعود کا نام عبدالحق رکھا۔

دیگر مولود مسعود کی چالیس روزہ عمر تک اللہ تعالیٰ نے اپنے مامور کی حقانیت وصداقت میں ڈوئی کاذب الیاس و الٰہی بخش کاذب موسےٰ کی موت اور پنڈت سومراج و اچہر چند آریہ قادیان کی خانہ برداری کا اظہار فرمایا اور ۷۔ مارچ سنہء والی پیشگوئی کو اس کے پورے لفظوں میں پورا کیا اور ثلج والی پیشگوئی کا کئی طرح اختتام فرمایا۔ جو لوگوں کی طمانیت و سکینتِ قلب کے واسطے روشن نشان ہیں۔ اس خوشی میں خاکسار نے بمد اعانت ریویو آف ریلیجنز ہمیشہ کے واسطے تاحیاتِ خود مبلغ للعہ سالانہ دئیے ہیں لہذا آنمکرم اس عریضہ کو اپنے اخبار گوہر بار میں اشاعت فرماویں تاکہ کوئی اور صاحب بھی اس نیک نمونہ سے مستفید ہوں۔

خاکسار محمد سرفراز خان احمدی بدوملی
ضلع سیالکوٹ

حقیقۃ الوحی

بسم اللہ الرحمن الرحیم ؛ حامداً ومصلیاً

الحمد للہ الذی اتانا الذکر الحکیم ومن علینا بھدایت الصراط المستقیم والقی فی روحنا مایطمئن بہ روعنا ونصلی صلوات علےٰ سیدنا المرسلین ونسلم تسلیمات علی خاتم النبیین وعلی الہ الطاھرین الزاھرین وعلی خلفائہ الراشدین المھدیین الی یوم الدین۔

امابعد طالبان حق اور جویندگان نجات دارین پر واضح ولائح ہو کہ کتاب حقیقۃ الوحی من تصنیف حضرت العزت خاتم الخلفاء المھدیین المسیح الموعود والمھدی المعھود حجۃ اللہ علی العالمین جری اللہ فی حلل الانبیاء جناب میرزا غلام احمد مصداق انا انزلناہ قریباً من القادیان علیہ الصلوۃ والسلام من اللہ الرحمن ۱۵۔ مئی ۱۹۰۷ء مطابق ۲۔ ربیع الثانی ۱۳۲۵ھ کو مطبع میگزین واقع قادیان میں بحسن سعی ناظم مطبع طبع ہو کر فیض رسان عالمیان جو طالبان نجات دارین ہیں ہوئی۔ والحمد للہ اس کتاب میں صدہا وہ آیات بینات الٰہیہ اور نشانات اور معجزات اسلامیہ جمع کئے گئے ہیں جن سے صداقت سلسلہ حقہ احمدیہ کی اور تصدیق دعاوی حضرت اقدس کی اہل انصاف پر کالشمس فی نصف النہار واضح ہوجاتی ہے اور پھر یہ نشانات وہ ہیں جو تازہ بتازہ حضرت اقدس کے ہاتھ پر واقع ہوئے ہیں جن کی شہرت تمام دنیا میں واقع ہوچکی ہے وللہ الحمد ناظرین کی خدمات میں متحدیانہ گذارش ہے کہ اس تیرہ صدی میں کسی مجدد یا مامور من اللہ کے لئے اس قدر نشانات صداقت کے اور آیات بینات الٰہیہ کے سوائے خاتم النبیین و سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے اللہ تعالےٰ نے جمع نہیں فرمائی وللہ الحمد اگر کسی کو دعوی ہو تو اپنے دعوے کو ثابت کرے یا خود ایسے نشانات بینہ کا مظہر بنے وانّی لہ ذالک۔ معہذا یہ نشانات مندرجہ کتاب مشتے نمونہ از خروارے ہیں بہ نسبت ان نشانات کے جو حضرت حجۃ اللہ کے ہاتھ پر اللہ تعالےٰ نے صادر فرمائے اور وقتاً فوقتاً صادر فرمارہا ہے۔ علاوہ ان صدہا نشانات کے وحی اور الہام اور مکاشفات کے حقائق اور معارف اس کتاب میں ایسے بیان فرمائے گئے ہیں کہ جن سے ناظرین واقف ہوکر پورے طور پر مابہ الامتیاز درمیان وحی آلہی اور وساوس نفسانی کے حاصل کرسکیں گے۔ اور حقیقت وحی آلہی کی ایسے معلوم ہوجاوے گی کہ پھر شیاطین الانس والجن کے فریب اور دہوکہ میں نہیں آویںگے والتوفیق من اللہ تعالےٰ

کتاب موصوف قریباً ۶۰۰ صفحہ پر نہایت خوش خط کاغذ عمدہ تقطیع ۲۰×۲۶ ۔ اور نیز اکثر نشانات کو عربی عبارت فصیح وبلیغ میں بھی جمع کیا گیا ہے۔ جو بطور رسالہ جداگانہ کے بھی طبع کرایا گیا ہے تاکہ عرب اور مصر و بغداد وغیرہا ملکوں میں جن میں زبان عربی کا محاورہ ہے پہونچایا جاوے اور طالبان علم ادب عربی کو مہارت اور ملکہ راسخہ لسان عرب میں حاصل ہو جاوے۔ واٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین

کتاب چھپکر طیار ہوگئی ہے اور جلدیں ہو رہی ہیں۔ مجلد ہو کر فروخت ہوگی۔ قیمت فی جلد للعہ ہے جو کہ (قطع نظر اس کے مضامین کے) بلحاظ اس خرچ کے بھی جو اس کی لکھائی چھپائی کاغذ وغیرہ پر ہوچکا ہے معمولی ہے۔ درخواست محافظ کتب خانہ حضرت کے نام ہونی چاہیئے۔ بعض غلطی سے دفتر بدر میں درخواست بھیجدیتے ہیں اور اسی خط میں دفتر بدر کے متعلق میں کچھہ باتیں لکھدیتے ہیں۔ جس سے تعمیل میں نہ صرف دقت ہوتی ہے بلکہ وہی کارڈ مختلف دفاتر میں بعد تعمیل بھیجا جانے کے سبب دیر بھی ہوجاتی ہے اور بعض اوقات خط ضائع بھی ہوجاتے ہیں اس واسطے تاکید ہے کہ کتاب حقیقۃ الوحی کے واسطے تمام درخواستیں بنام محافظ کتبخانہ حضرت ہوں اور اس خط میں اور کوئی بات درج نہو۔ والسلام

المفتی

۶۹ غسال کے پیچھے نماز۔ ایک شخص نے حضرت سے سوال کیا کہ غسال کو نماز کے واسطے پیش امام بنانا جائز ہے۔ فرمایا یہ سوال بے معنی ہے۔ غسال ہونا کوئی گناہ نہیں۔ امامت کے لائق وہ شخص ہے جو متقی ہو نیکوکار عالم باعمل ہو۔ اگر ایسا ہے تو غسال ہونا کوئی عیب نہیں جو امامت سے روک سکے۔

رسید زر

۱۶۱۱ حکیم علی احمد صاحب ے ر
۱۵۸۹ احمد نور صاحب عہ ر
۱۳۰۶ اللہ دیا صاحب ے ر
۵۸۹ نور دین صاحب ے ر
۱۱۲۶ ماسٹر عبد الحق صاحب ے
۱۲۱۶ قادر بخش صاحب ۶
۱۱۲۳ قطب شاہ صاحب ے ر
۱۴۸۳ تاج محمود صاحب ۶
۱۵۳۶ بابو نظام الدین صاحب عہ ر
۱۴۹۶ قاضی فضل الٰہی صاحب ے ر
۲۳۶ حکیم شاہنواز صاحب ے ر
۲۴۰۱ چوہدری حسین بخش صاحب سعہ
۱۳۹۴ بابو محمد اسحٰق صاحب ے ر
۶۱۰ سردار خان صاحب عہ ر
۱۵۹۴ سرفراز خان صاحب
۱۴۰۱ مدد علی صاحب ے ر

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

محمد دین صاحب چک ۵۱ دھیر کے ہزار جہلم
تفضلدین صاحب " "
سید محمد صاحب " "
احمد خان صاحب " "
میاں بختیار صاحب " "
غلام محمد صاحب " "
رحیم بخش صاحب سامانہ ریاست پٹیالہ
علی محمد صاحب
غلام محمد خان صاحب " "
رحمت ولد جانن چھٹ (لودیانہ)
محمد بخش صاحب " "
نور بخش صاحب " "
کرم بخش صاحب " "
میاں بڈھا " "
کمال الدین صاحب " "
رحمت " "
نبو " "

نتھو چھٹ لودیانہ
مولا بخش " "
کیسر " "
کرم بخش صاحب " "
برکت علی صاحب " "
فتح محمد صاحب " "
ابراہیم " "
فوجا " "
محمد اکبر صاحب " "
مولا بخش " "
قاسم " "
لدھے خان صاحب نمبردار
چک جتا ضلع سیالکوٹ
محمد شاہ چک سکندر کھاریاں
تاج بی بی " "
زینب بی بی " "
زینب زوجہ عبد اللہ " "
منشی ابراہیم صاحب سوہل خورد
ضلع گجرات
فضل داد صاحب دہول ضلع
گجرات
مسمات حاکم بی بی اہلیہ حکیم
احمد الدین صاحب نقلنویس
کچہری سیالکوٹ
مسمات عائشہ بی بی دختر حکیم
احمد الدین صاحب سیالکوٹ
چوہدری اللہ داد صاحب سیالکوٹ
احمد خان صاحب
رحمت خان
محمد
ہاشم
میاں خان
عائشہ بی بی
رابعہ بی بی
سرداراں بی بی
حسین بی بی
اہلیہ اللہ داد صاحب

ولی داد صاحب پٹیالہ ساہیاں گجرات
کرم داد صاحب " "
حشمت بی بی والدہ ولی داد
صاحب پٹیالہ ساہیاں گجرات
کرم بی بی زوجہ ولی داد صاحب
بہشت بی بی زوجہ احمد جان
نواب پسر احمد خان صاحب
پٹیالہ ساہیاں گوجرات
عمر بی بی دختر حسین بخش صاحب
پٹیالہ ساہیاں گوجرات
سلطان علی صاحب
دہوا ضلع گوجرات
عصمت اللہ صاحب ولد روشن دین
صاحب گوڑہ کھوہار گجرانوالہ
غلام محمد صاحب تخت ہزارہ
شاہ پور
غلام جیلانی صاحب سرشتہ ہوشیارپور
لیکھو خان صاحب
گلاب
چوہدری اروڑا صاحب ملو چھٹ
سیالکوٹ
حسین بخش
سدا
ابراہیم
کرم الدین صاحب اورسیر واک لائن
ریاست جموں
مسمات فاطمہ بی بی اہلیہ ابراہیم
صاحب چونڈہ سیالکوٹ
مسمات عمر بی بی زوجہ نظام الدین
صاحب چونڈہ سیالکوٹ
محبوب علی پسر رحمت علی
شاہ صاحب خان پور سرہند
مسمات رحمت بانو دوالمیال
جہلم
اللہ دتا ادرحمہ بھیرہ شاہ پور
مسمات طالع بی بی
اہلیہ خدا بخش

بابو عطا محمد صاحب بدوملی
احسان الٰہی صاحب قریشی
متھو بھاٹیکی گوجرانوالہ
اللہ داد صاحب پٹواری حلقہ
لوہسر تحصیل و ضلع گجرات
مسمات زیب النساء بنت
سید قاسم علی صاحب محلہ
ٹڈی ڈہاپ بھڑانچ
نبی بخش صاحب سرشتہ ہوشیارپور
عبد العزیز " "
لیکھو " "
ولایت خان " "
غلام جیلانی " "
راجو لی کنسٹبل ۲۹۲ کھوہار
ضلع گوجرات
میاں دین صاحب لوہار
بھیرہ شاہپور
مسمات رحیم بی بی مدرسہ زنانہ چونڈہ سیالکوٹ
مسمات حسین بی بی " "
مسمات جان بی بی " "
مسمات عمر بی بی " "
میاں صدر الدین صاحب تقاپور سیالکوٹ
مولوی محمد اسمٰعیل صاحب
منشی محبوب عالم صاحب " "
حیات بی بی " "
کرم الٰہی صاحب
بیگم بی بی
محمد حسین صاحب ولد کرم الدین
صاحب چنگا بنگیاں گوجرخان
سندھی خان صاحب سرشتہ ہوشیارپور
قاضی برکت علی صاحب کھیوہ جوہ
ضلع سیالکوٹ
لطیف علاقہ کسکہ تک ضلع جہلم
دراجہ
حبیب
پناہ بی بی
وارث

جلال علاقہ کسک تکہ تک جہلم
مہری " "
سرداراں " "
بابو " "
شریف " "
مسمات سرداراں بی بی " "
فتح بی بی " "
مسمات رکھی " "
مسمات صوبان " "
محمد دین صاحب " "
امام الدین صاحب گوہر گڑیالہ
ضلع گجرات
منشی اللہ دتا صاحب ملنگ
حافظ آباد گوجرانوالہ
امام الدین صاحب معہ اہل بیت
نتو کے رعیہ سیالکوٹ
غلام فرید صاحب تنسکار گورداسپور
مسمات اللہ جوائی والدہ
غلام محمد صاحب چک ۹۹ سرگودہ ہزارہ جہلم
مسمات رسول بی بی
مسمات محمد بی بی
مسمات حسن بی بی
مسمات بیگم بی بی
مسمات عائشہ بی بی
ظفر اللہ خان فرزند عبد اللہ خان
صاحب بہلول پور لائل پور
راز زمان بی بی
میاں حسن محمد صاحب آبکار
چک ۸۴ شاہ پور
اہلیہ میاں حسن محمد صاحب
حسین بخش صاحب ملو چھٹ
ضلع سیالکوٹ
عبد الرحمان صاحب قصاب
صدر بازار نوشہرہ
مسمات سبرائی بنت منشا
علی پور بھینی میر حسین ضلع ملتان
مسمات بھاگن بنت حکیم

علی پور بھینی میر حسین ضلع ملتان
مسمات بخت بہری " "
امام الدین ولد زید کا سیالکوٹ
دولت بی بی " "
عائشہ بی بی " "
عبد العزیز صاحب رنگ خیر
کٹڑہ جمیل سنگھ امرتسر
محمد دین صاحب سید غلام شاہ
لورنگ گجرات
محمد دین صاحب ورنگ گجرات
شمس الدین صاحب
نادر علی شاہ صاحب سب رجسٹرار
چکوال
عبد احمد و غلام حسن
پسران غلام حاجی
مسمات حسین بی بی
مسمات طالع بی بی
برکت بی بی
فضل حسین
لالہ دیوان چند صاحب
اسلامیہ سکول امرتسر
عبد الرحمن صاحب
عبد الکریم صاحب
غلام رسول صاحب طالب علم
شادیوال گوجرات
نیر زخان صاحب نمبردار
میاں عبد الحکیم صاحب سوہل
تریہ مرجان
احمد بیگ صاحب کرٹیالہ
ضلع گجرات
احمد خان صاحب پٹواری
حلقہ بھمبر ریاست جموں
علی محمد صاحب
مسمات بالی
احمد
شریف
جان محمد صاحب ساکن قادیان

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر ایجنسی قادیان سے طلب فرمائیے

براہین احمدیہ اور درثمین کی رعایت کا وقت ختم ہوگیا ہے اور اب براہین احمدیہ غیر مجلد کی قیمت ۵ مجلد ۵ہر۔ درثمین مجلد ۸ر غیر مجلد ۶ر ہو جائیگی خریداران بدر سے للعہ قیمت براہین لیجاویگی

نور الدین مصنفہ علامۂ دوران حضرت حکیم الامت۔ دہرمپال کی ترک اسلام کا جواب۔ جس میں بہت سے اسلامی مسائل پر سیر کن بحث فرمائی ہے۔ مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے۔ قیمت ۸ر

حضرت اقدس کیا فرماتے ہیں

اطلاع

(ہر دو کتب دفتر بدر ایجنسی کو ملسکتی ہیں چشمۂ مسیحی۔ لغات القرآن ہر دو حصہ ۱۲ ایکہزار صفحہ)

سید عبد الحی عرب صاحب نے میری کتاب چشمۂ مسیحی کو عام فائدہ کے لئے دوبارہ چھپایا ہے اور درحقیقت ان کتابوں کا عام طور پر ملک میں شائع ہونا نہایت ضروری ہے پس اگر کوئی صاحب ہمت خرید کر کے عام لوگوں میں تقسیم کریں تو انشاء اللہ موجب ثواب ہوگا عیسائی پادری ہر ایک رسالہ بیس بیس ہزار چھپوا کر شائع کرتے ہیں سو افسوس یہی ہے کہ دنیا کو ہماری تالیفات کی بہت ہی کم اطلاع ملتی ہے دوسرے عرب صاحب موصوف نے جو عربی زبان رکھتے ہیں۔ لغات القرآن ایک کتاب تالیف کی ہے میری دانست میں وہ کتاب بہت مفید ہے ہر ایک پر لازم ہے کہ قرآن شریف کے سمجھنے کے لئے خاص توجہ کرے کیونکہ دینی علوم کا یہی خزانہ ہے اور علم لغات قرآن نہایت ضروری ہے۔ والسلام

مرزا غلام احمد

سر الشہادتین مصنفہ حضرت مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی۔ سورۂ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں اس کے نکات ایک روپیہ میں بھی گراں نہیں۔ قیمت ار

اعجاز احمدی مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی حضرت مسیح موعود کی تائید میں قیمت ار

جنگ مقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام و عبد اللہ آتھم کا مباحثہ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے قابل دید ہے قیمت ۸ر

جام شہادت مصنفہ حضرت ثاقب صاحب مولوی عبد اللطیف کا جانسوز مرثیہ۔ قیمت ۱ر

شہادت آسمانی مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی کلمہ فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب قیمت ۱ر

رویائے صالحہ مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باجود کے لئے ضروری ہیں۔ قیمت ۱ہر

الوصیۃ مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت صاحب نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں دی ہیں قیمت ۲ر

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ اخبار اخبار عام ہی ہے دلچسپ اور مقبول خلائق نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں۔ منیجر

احمدی جماعت کو مبارک اور خوشخبری

ایہا الاخوان۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ الحمد للہ کہ فاضل اکمل حضرت حکیم الامت مولانا مولوی نور الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کے ترجمہ قرآن شریف کا پہلا پارہ جو بطور نمونہ ترجمہ ہے چھپکر طیار ہو گیا ہے امید کہ قدردان قوم خرید کر مصنف کے حق میں دعائے خیر فرماویں۔ کل ترجمہ مولانا موصوف الصدر نے اس عاجز مشتہر کو دیا ہے خدا تعالیٰ اس خدمت کے لائق ہونا قبول فرما کر بہت جلد اس مقدس جماعت کے سامنے کل ترجمہ طیار کر کے پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے کل ممبران جماعت سے استدعا ہے کہ وہ اس کار خیر کے حسن انجام کیلئے دعا فرماویں ہدیہ پارہ اول علاوہ محصولڈاک ۱ہر این دعا از من و از جملہ جہان آمین باد۔

المشتہر

عاجز شیخ عبد الرشید مالک مطبع احمدی صدر بازار میرٹھ

الخطبۃ
ضرورت نکاح

۱ - بسم اللہ الرحمن الرحیم - میرے ایک عزیز نوجوان دوست سید معقول روزگار سرکاری ملازم ہیں جن کے حالات سے مجھے ذاتی واقفیت ہے کہ وہ ایک نیک اور ہوشیار آدمی ہیں شرعی ضرورت کے سبب دوسری نکاح کے خواہاں ہیں چونکہ مجھے خود ان کے ساتھ محبت کا تعلق ہے اس واسطے میں انکی بخوشی سفارش کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ جو احباب اس تعلق کو پسند فرمائینگے وہ خوش ہونگے معاملہ کو بابرکت بنانے کیواسطے حضرت اقدس سے پہلے دعا کرائی جاویگی اور پھر فیصلہ ہوگا خط وکتابت میرے نام ہو۔ ایڈیٹر

۴ - ہمارے ایک مکرم دوست کو جو قوم کے سید ہیں اور ایک ریاست میں معزز عہدے پر ممتاز ہیں اور اس سلسلہ میں اول درجہ کے مخلصین میں سے ہیں اور ان کو حضرت اقدس بہت محبت اور دلی تعلق سے دیکھتے ہیں اور ان کو ایک ضرورت شرعی یعنے حصول اولاد کے لئے دوسری شادی کی ضرورت ہے اور خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منشاء ہے کہ وہ اس غرض کیواسطے دوسری شادی کریں اور حضور ہی کی اجازت سے سید موصوف نے میرے پاس ذکر کیا ہے کہ بذریعہ اخبار کوئی مناسب جگہ کی تلاش کیجاوے حضرت نے بھی عاجز کو زبانی فرمایا ہے کہ اس معاملہ میں کوشش کرو اس واسطے تمام خط وکتابت میرے نام ہونی چاہیئے یا حضرت کے نام کیونکہ آخری فیصلہ حضرت اقدس کے حکم سے ہوگا۔ ایڈیٹر

۵ - مددخان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہوگئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں۔ مددخان ایک نیک اور نوجوان ہیں خط وکتابت میرے نام (معرفت ایڈیٹر ہو)

۶ - بسم اللہ الرحمن الرحیم - ایک بڑھئی احمدی موضع گوبیکی ضلع گوجرانوالہ کا ہے ذات کا نکاح کا خواستگار ہے اچھا کاریگر ہے اور معماری کا کام بھی جانتا اور کرتا ہے کوئی صاحب ضرور کوشش کر کے کسی نیک اور فرمانبردار احمدی لڑکی سے اس کا نکاح کرا دیں عمر ۳۰ سال سے کم ہے اور حیثیت بھی اچھی ہے۔ اس کی پہلی کوئی بیوی نہیں خط وکتابت مجھ سے ہو۔ اکمل آف گولیکی از قادیان

مباحثات نور الدین یہ کتاب اسم با مسمیٰ زیر طبع ہے جو حکیم الامۃ کی زبردست تقریروں اور مباحثات پر مشتمل ہے جو انہیں بادشاہی درباروں میں لیکچر گاہوں میں مخالفین اسلام (آریہ عیسائی وغیرہ) سے کرنے پڑے قیمت قریباً ۱عہ روپیہ پیشگی قیمت ارسال کرنیوالوں کو محصولڈاک معاف۔ سچے مذہب کی شناخت (مصنفہ ماسٹر عبد الرحمٰن) تعلیم الاسلام بجواب تہذیب الاسلام ۸ر عیسائی مذہب کی حقیقت۔ سکھ نومسلم کا لیکچر ۱ر انگریزی ترجمہ برائے مڈل واٹرنس۔ یہ رسالہ ماضی اور مضارع حال وغیرہ جملہ قواعد اردو گرامر کے طرز پر طیار ہوئی ہے اس رسالہ کی مدد سے لڑکوں نے ایک سال میں دو جماعتوں کا کام کرلیا۔ المشتہر ماسٹر عبد الرحمان از قادیان

بدر پریس قادیان میاں معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا۔